Tess of the d'Urbervilles
Thomas Hardy

ٹیس
آف دی ڈربرولز
ٹامس ہارڈی

سید عرفان علی

ٹامس ہارڈی کے تمام ناولز اردو آڈیو اور ٹیکسٹ ڈاؤن لوڈ کریں

Tess of the d'Urbervilles
Thomas Hardy
First published: 1891

Syed Irfan Ali

سید عرفان علی

دنیا کی بہترین کتب کے تراجم آڈیو اور ٹیکسٹ ڈاؤن لوڈ کریں

www.server555.com

ٹیس آف دی ڈربرولز

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
04	ناول کے کردار	1
08	ناول کے مقامات	2
09	سات حصوں کے اصل عنوانات اور تعارف	3
11	ناول کا ترجمہ	4

تاریخ ساز ادب کا سفر ٹامس ہارڈی تک پہنچ گیا

تمام کتب کے اردو تراجم سید عرفان علی کے قلم سے
The Medieval Period 455 -1485
Old English (O.E) or Anglo-Saxon Period 450-1066 Beowulf
Middle English Period 1066-1500 1377 Piers Plowman by William Langland
The Age of Chaucer 1350-1400 1392 The Canterbury Tales Geoffrey Chaucer

The Renaissance / Reformation 1485-1660

Early Tudor Period 1485-1558

1517

Martin Luther

1530

Sir Thomas Wyatt

Henry Howard, Earl of Surrey

The Elizabethan Age 1558-1603

Sir Philip Sidney 1578 – 1586

1587

Thomas Kyd

The Spanish Tragedy

Christopher Marlowe 1588-1593

William Shakespeare 1588-1613

1590

The Faerie Queene

Poem by Edmund Spenser

The Jacobean Age 1603-1625

Shakespeare's later work

John Donne 1590- 1617

Francis Bacon 1597- 1612.

Ben Jonson 1598- 1614

John Webster 1609- 1624

The Caroline Age 1625-1649

George Herbert,

Robert Herrick

Sons of Ben (devotion to Ben Jonson)

Neo-classical Period 1660-1798

Commonwealth Age / Puritan Age / Age of Milton 1649-1660

John Milton Paradise Lost 1658-1664

Andrew Marvell 1681 To His Coy Mistress

The Restoration Period or The Age of Dryden 1660-1700

John Dryden

William Congreve 1693-1700

John Bunyan - The Pilgrim's Progress - 1678

Augustan Age / Age of Pope 1700-1745

Alexander Pope The Rape of the Lock 1712

Dr. Jonathan Swift Gulliver's Travels 1726

Lady Mary Wortley Montagu 1716
Daniel Defoe 1719-1724
Joseph Addison 1705- 1714
Richard Steele 1701 -1722

Age of sensibility / Age of Johnson 1745-1798

Edmund Burke
Edward Gibbon
Decline and Fall of the Roman Empire 1776-1788.
James Boswell
Dr. Samuel Johnson 1749- 1781
Henry Fielding 1730-1750
Samuel Richardson 1740-1753
Tobias Smollett 1748-1771
Laurence Sterne 1759
William Cowper The Task 1785
Thomas Percy 1765

The Romantic Period1785-1830 or 1800-1850

Coleridge,
Blake,
Keats,
Shelley
Prometheus Unbound 1820
Lyrical drama by Percy Bysshe Shelle

Regency era 1811-1820

Jane Austen,
Sir Walter Scott,
Susan Ferrier,
Maria Edgeworth

Gothic writings1790-1890

Ann Radcliffe,
Lewis, "Monk"
Bram Stoker in Britain.
In America, Gothic writers include
Poe and
Hawthorne.

The Victorian Period 1832-1901

George Eliot 1859-1876

Elizabeth Browning,
Alfred Lord Tennyson,
Matthew Arnold,
Robert Browning,
Charles Dickens,
Brontë sisters 1846-1857
Thomas Hardy 1871-1891
1891

ٹیس آف دی ڈربرولز

Robert Louis Stevenson 1883- 1894
Rudyard Kipling 1894-1902

The Pre-Raphaelites 1848-1860
Rossetti siblings
William Morris

ناول کے کردار

Tess of the d'Urbervilles Characters

مرکزی کردار۔ عمر سولہ سال۔ خوبصورت مخلص وفادار کم تعلیم یافتہ جو اپنے غریب والدین کے ساتھ رہتی ہے۔ اپنے والدین اور بہن بھائیوں کی ہر ممکن مدد کرنے کی خواہشمند۔ سمجھدار مگر شریف لڑکی جسے مردوں اور دنیا کا کچھ علم نہیں۔ زندگی اور تقدیر نے ہر قدم پر اسکے ساتھ مذاق کیا اسکی زندگی برباد کی۔	ٹیس ڈربی فیلڈ	**Tess Durbeyfield**
خوبصورت امیر عیاش منافق اور خود غرض نوجوان۔ عمر چوبیس سال۔ دولتمند تاجر سائمن سٹوک کا بیٹا اور اسکی جائداد کا وارث۔ ڈربرول ایک اعلی خاندان ہے جبکہ سائمن سٹوک نے دولت ملنے کے بعد جھوٹ سے ڈربرول اپنے نام کے	ایلک ڈربرول	**Alec d'Urberville**

		ساتھ لگالیا۔ یعنی ایلک ڈربرول نہیں ہے بلکہ ٹیس غریب ہونے کے باوجود اصل ڈربرول۔ ایلک کے پاس جب ٹیس کام کرنے آئی تو اسکا خیال کرنے مالی امداد کرنے کے بجائے زبردستی اسکی دوشیزگی کا خاتمہ کردیا۔ ایلک خواہش کے باوجود اپنی عادات درست نہیں کرسکتا تھا۔
Angel Clare	اینجل کلیئر	خوبصورت نوجوان مذہب اور اخلاقیات کے بارے میں مظبوط خیالات رکھتا ہے۔ شہری زندگی کو مصنوعی خیال کرتے ہوئے دیہات میں اپنا فارم بنانے کا ارادہ کیا اگرچہ اسکا خاندان بہت پڑھا لکھا اور امیر ہے۔ ٹال بوتھیز ڈیری فارم میں جب ٹیس کو دیکھا تو ٹیس بیس سال کی تھی اور وہ خود چھبیس سال کا۔ سوچا کہ یہ شہری لڑکیوں کے برعکس بالکل معصوم اور سادہ ہے اس لئے یقینی طور پر پاکیزہ بھی ہوگی۔ اسی لئے اس سے شادی کرلی۔ جب ٹیس نے اپنے ماضی کے بارے میں بتایا تو اپنی سخت طبیعت کی وجہ سے اسے معاف کرنے کے لئے تیار نہ ہوا۔ جب ٹیس کا خیال آیا اس کے پاس واپس آیا تو بہت دیر ہوچکی تھی۔
Mr. John Durbeyfield	جان ڈربی فیلڈ	ٹیس کا غریب سست کاہل شیخی خور اور مغرور باپ۔ جیسے ہی پادری سے سنا کہ وہ اعلی خاندان ڈربرول سے تعلق رکھتا ہے تو غربت کے باوجود ذہن دوبارہ عیاشی کرنے کا سوچنے لگا۔ بیٹی کو اعلی خاندان کے پاس بھیجنے کے لئے بھی تیار ہوگیا۔ شرابی انسان کی غربت اور کاہلی کی وجہ سے اسکے مرنے کے بعد اسکا خاندان در بدر کی ٹھوکریں کھا رہا تھا۔
Mrs. Joan Durbeyfield	ٹیس کی ماں	غربت کے باوجود اپنے سات بچوں کو پالنے کی پوری کوشش کررہی ہے۔ ٹیس کے ساتھ مخلص ہے اور اسکے اچھے مستقبل کے لئے ایک ڈربرول خاندان میں اسے بھیجنے کے لئے اس لئے تیار ہے کہ شاید اسکی بیٹی کا مستقبل بن جائے۔ مگر ٹیس کو مردانہ خطروں سے آگاہ نہ کرنے کی سخت غلطی کی۔
Izz Huett	پہلی سہیلی	ٹال بوتھیز ڈیری میں ٹیس کی سہیلی۔ یہ بھی اینجل سے محبت کررہی ہے۔ اگرچہ اینجل کی توجہ نہ ملنے پر دل ٹوٹ گیا مگر اپنی سہیلی ٹیس سے مخلص رہی۔ ٹال بوتھیز ڈیری فارم میں ٹیس کی دوسری سہیلیاں Marian, Izz Huett, and Retty Priddle
Minor Characters		

اینجل کلیئر کا نیک اصول پسند پڑھا لکھا پادری باپ۔	پادری جیمز کلیئر	Reverend James Clare
ٹال بو تھیز ڈیری میں ٹیس کی دوسری سہیلی۔ اینجل جب اسکی محبت کو رد کرتا ہے تو یہ شراب نوشی شروع کر دیتی ہے۔ فلنٹ کم ایش میں ٹیس کو اپنے ساتھ نوکری دلواتی ہے۔	دوسری سہیلی	Marian
ٹال بو تھیز ڈیری میں ٹیس کی تیسری سہیلی۔ اینجل جب اسکی محبت کو رد کرتا ہے تو یہ خود کشی کی کوشش کرتی ہے۔ پھر فارم چھوڑ کر چلی جاتی ہے۔ ٹیس کی طرح ایک اعلیٰ خاندان سے تعلق رکھتی ہے جو اپنی دولت اور عظمت اب کھو چکا ہے۔	تیسری سہیلی	Retty Priddle
اینجل کی ماں۔ نیک مگر سوشل لوگوں سے ملنے ملانے والی عورت۔ اسکی خواہش تھی کہ اینجل کی شادی دولت مند معاشرے میں اچھے مقام اور مذہبی خاندان میں ہو مگر بیٹے سے محبت کی وجہ سے ٹیس کے ساتھ اسکی شادی پر رضامند ہو گئی۔	بیگم کلیئر	Mrs. Clare
ٹیس کی چھوٹی بہن۔ ٹیس کے خیال میں اس کے اندر جو خامیاں ہیں وہ اسکی چھوٹی بہن میں نہیں صرف خوبیاں ہی خوبیاں ہیں۔ اینجل کو اسی لئے کہا کہ میرے مرنے کے بعد میری چھوٹی بہن سے شادی کر لینا۔	ایلائزا	Eliza Louisa Durbeyfield
ٹیس کے چھوٹے بہن بھائی۔	ابراہم ہوپ موڈسٹی	Abraham, Hope and Modesty Durbeyfield
ایلک کی نابینا ماں۔ ایک بڑی جائداد کی مالک ہونے کے باوجود زیادہ وقت اپنے پرندوں اور مرغیوں کو دیتی ہے۔ اپنے بیٹے کی حرکات ناپسند کرتی ہے مگر روکنے سے قاصر ہے۔	مسز ڈربرول	Mrs. d'Urberville
ٹیس سے پیدا ہونے والی ایلک کی ناجائز اولاد۔ پیدائش کے چند ہفتوں بعد ہی فوت ہو گیا۔ ٹیس نے اسے خود بپتائز کیا اور رات کے اندھیرے میں اسے خود دفن کیا۔	سورو	Sorrow
اینجل کا بھائی۔ نزدیکی قصبے میں پادری کا معاون۔ جدید فیشن کا شوقین۔	فے لکس	Felix Clare
اینجل کا دوسرا بہت پڑھا لکھا بھائی۔ کیمبرج یونیورسٹی سے تعلق ہے۔ مگر اپنی ذاتی سوچ اور خیالات مظبوط نہیں ہیں۔	کتھ برٹ	Cuthbert Clare

اینجل کے والدین اس نیک لڑکی سے اسکی شادی کروانے کے خواہشمند تھے۔ اینجل کے انکار کے بعد اسکے بھائی کتھ برٹ سے اسکی شادی ہو گئی۔	میری چانٹ	Mercy Chant
ٹال بو تھیز ڈیری فارم کا انچارج۔ رحمدل انسان۔ اسے قصے کہانیاں سنانے کا شوق تھا۔	رچرڈ کرک	Dairyman Richard Crick
ٹیس کے دوسرے ڈیری فارم فلنٹ کمب ایش کا انچارج۔ سخت اور غصے والا۔	گروبی	Farmer Groby
اینجل کی سابقہ گرل فرینڈ۔	محبوبہ	Car Darch
علاقے کا پادری جو ٹیس کے باپ کو اس کے قدیم اور شاندار خاندان سے تعلق کے بارے میں بتاتا ہے۔	پادری ٹرنگھم	Parson Tringham
سینڈ بورن نامی علاقے میں جہاں ٹیس نے ایلک کو قتل کیا اس ہوٹل کی مالک۔ ٹیس اور ایلک کے درمیان بحث کو سن کر شک ہوا کہ کچھ معاملہ خراب ہے اور پھر کمرے سے نکلتے خون دیکھ کر اندازہ لگا لیا کہ ایلک قتل ہو چکا ہے۔	مسز بروکس	Mrs. Brooks, Landlady of "The Herons"
ڈیری مین رچرڈ کرک کی بیوی۔ ایلک کے اچھے خاندان کی وجہ سے اس کا بہت خیال رکھتی ہے۔	مسز کرک	Mrs. Crick
ڈیری مین رچرڈ کرک اپنے اس ملنے والے کے بارے میں کہانیاں سناتا ہے۔ اتفاق سے اس کے حالات بھی ٹیس سے ملتے جلتے ہیں۔	جیک ڈولپ	Jack Dollop
ٹال بو تھیز کا ایک ملازم	جوناتھن	Jonathon
ایلک ڈربرول کا باپ۔ عیار انسان نے شمالی انگلینڈ میں دولت کمائی اور جنوبی انگلینڈ میں آ کر اپنے سٹوک خاندان کے بجائے ایک قدیم خاندان ڈربرول کو اپنے نام کے ساتھ لگا لیا تاکہ لوگ سمجھیں کہ جدی پشتی امیر ہے۔	سائمن سٹوک	Simon Stoke

ناول کے مقامات

Tess of the d'Urbervilles Places

ٹیس کا گائوں جہاں وہ پیدا ہوئی بڑی ہوئی۔	**Marlott**
ایلک ڈربرول کا گائوں جہاں ٹیس ملازمت کے لئے گئی۔	**Tantridge**
ٹیس اپنے بچے کی پیدائش اور پھر وفات کے بعد ملازمت کے لئے اس ڈیری فارم میں جاتی ہے۔ یہاں پر ہی اسکی ملاقات اینجل کلیئر سے ہوتی ہے۔ یہاں ٹیس کی تین سہیلیاں بھی ہیں۔ ٹیس کا خوشیوں بھرا مختصر دور یہاں پر ہی بسر ہوا۔	**Talbothay's Dairy:**
اینجل کلیئر اور اسکے خاندان کا علاقہ۔	**Emminister**
قدیم زمانے میں یہ عالی شان ڈربرول خاندان کا علاقہ تھا۔ انکی قبریں اور یادگاریں ابھی بھی یہاں پر موجود ہیں۔ اینجل اور ٹیس شادی کے بعد یہاں پر رہنے کے لئے آئے۔ ٹیس کے باپ کی وفات کے بعد خراب حالات کی وجہ سے اسکے خاندان نے بھی اس علاقے میں ہی پناہ لی۔	**Kingsbere**
ٹیس کا دوسرا فارم جہاں وہ کام کرنے گئی۔ یہاں کا مالک سخت اور غصے والا تھا۔ کام سخت اور حالات بہت خراب تھے۔ ٹیس کے ساتھ اسکی سہیلیاں مے رینئ اور راز بھی کام کر رہی تھیں۔	**Flintcomb Ash**
دریائے ٹیمز کے کنارے واقع خوشحال اور امیروں کا علاقہ جہاں ٹیس موجود ہے ایلک کے ساتھ۔ اینجل یہاں ٹیس کو تلاش کرتے ہوئے پہنچتا ہے اور ٹیس غصے اور مایوسی میں یہاں پر ہی ایلک کو قتل کرتی ہے۔	**Sandbourne**

Tess of the d'Urbervilles Phases

سات حصوں کے اصل عنوان اور تعارف

Phase the First: The Maiden

غریب اور خوبصورت سولہہ سالہ ٹیس ایلک کی ماں کے پاس نوکری کرنے آتی ہے۔ شریف ٹیس ہمیشہ ایلک سے دور رہنا چاہتی ہے اس سے بچنا چاہتی ہے مگر وہ ایک رات سنسان ویران جگہ میں بہت تھکی ہوئی اور پریشان ٹیس کے ساتھ زبردستی کردیتا ہے۔

Phase the Second: Maiden No More

ایلک کے پاس ملازمت کے چار مہینے اور اسکی زیادتی کے چند ہفتوں بعد ٹیس غصے میں نوکری چھوڑ کر واپس اپنے گھر جارہی ہے۔ وہاں پر اسکی ناجائز اولاد پیدا ہوتی ہے اور چند دن بعد مرجاتی ہے۔ باپ شرابی کاہل اور غریب ہونے کے ساتھ مغرور بھی ہے اور اپنی بیٹی کی وجہ سے بہت شرمندہ بھی۔ علاقے کے لوگ مزاق بھی اڑاتے ہیں اور ہمدردی بھی کرتے ہیں۔ ٹیس اداس اور تنہا ہے۔

Phase the Third: The Rally

ایلک کے گھر سے واپسی کے دو تین سال بعد ٹیس دوسری مرتبہ نوکری کرنے اپنے گھر سے دور ٹالبوتھیز ڈیری فام پر ملازمت کرنے آجاتی ہے۔ اینجل کلیئر نامی خوبصورت اور امیر نوجوان جو یہاں کام سیکھنے آیا ہے اس غریب معصوم اور پاکیزہ لڑکی کو پسند کرتا ہے۔ ٹیس اپنے ماضی کی وجہ سے اس سے دور رہنا چاہتی ہے۔ دراصل وہ اینجل سے بہت محبت کرتی ہے اسکے لئے جان تو دے سکتی ہے مگر اسے دھوکہ نہیں دے سکتی۔

Phase the Fourth: The Consequence

اینجل ٹیس سے محبت کرنے لگا ہے۔ اپنی حالت سے پریشان ہو کر ماحول کی تبدیلی اور ٹھنڈے دل سے فیصلہ کرنے کے لئے چند دن کے لئے اپنے گھر چلا جاتا ہے۔ باپ نیک اور اچھے خاندان کی لڑکی مرسی چانٹ سے شادی کے لئے کہتا ہے۔ انیجل انکار کرتا ہے۔ واپس ڈیری فارم پہنچ کر ٹیس کو شادی کی دعوت دے دیتا ہے جو اپنے ماضی کی وجہ سے دوبارہ انکار کرتی ہے۔ باربار انکار کا مطلب اینجل اسکی معصومیت اور شرم وحیا خیال کرتا ہے۔ ٹیس اپنی ماں کو خط لکھتی ہے اور ماں کہتی ہے شادی ضرور کرلو مگر اپنے ماضی کے بارے میں بالکل مت بتانا۔ بالآخر ٹیس شادی کے لئے تیار ہوجاتی ہے۔ سوچتی ہے کہ خط لکھ کر شادی سے پہلے اینجل کو سب کچھ بتادوں گی تاکہ پھر وہ فیصلہ کرے۔ اسے بہت مرتبہ بتانے کی کوشش کرتی ہے مگر کبھی قسمت اور تقدیر درمیان میں آکر روک دیتی ہے کبھی اینجل کہتا ہے پھر کبھی بات کریں گے۔ دونوں کی شادی ہوجاتی ہے۔ سہاگ رات کو ایلک بتاتا ہے کہ اسے معاف کردیا جائے کیونکہ بہت پہلے اسکے ایک عورت سے تعلقات رہے تھے۔ ٹیس اپنے محبت کرنے والے کو دھوکہ نہیں دینا چاہتی اور اسے اپنے ماضی اور ایلک کے بارے میں بتا دیتی ہے۔

Phase the Fifth: The Woman Pays

اینجل کے سارے خواب چکنا چور ہو گئے۔ اسکے لئے ٹیس اب بالکل مختلف عورت تھی جس سے وہ نفرت کر رہا تھا۔ طلاق ممکن نہ تھی۔ اینجل کبھی باہر وقت گزارتا کبھی کتابیں پڑھتا رہتا۔ آخر ٹیس سے کہا کہ وہ اپنے گھر چلی جائے میں خود کو سنبھالنے اور حالات کو قبول کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ گھر والے ٹیس کو اس حالت میں دیکھ کر بہت پریشان تھے۔ اینجل کی دی گئی پچاس پاؤنڈ کی رقم میں سے آدھی اپنے گھر والوں کو دے دی۔ تین ہفتے بعد اینجل نے برازیل جا کر فارم بنانے کا فیصلہ کیا۔ کچھ اور رقم ٹیس کو بھیجی۔ رقم ختم ہونے کے بعد ٹیس اپنے خاندان کی غربت کی وجہ سے بہت ہی خراب حالت میں تھی۔ دنیا کی نظروں سے اپنے آپ کو بچاتی ہوئی فلنٹ کمب ایش نامی ڈیری فارم میں کام کرنے پہنچ گئی۔ جہاں حالات بہت خراب اور سخت تھے۔ اینجل کے گھر والوں سے ملنے طویل راستہ پیدل طے کر کے وہاں پہنچ تو گئی مگر اپنی خراب حالت کی وجہ سے ان معزز لوگوں سے ملنے کی ہمت نہ ہوئی۔

Phase the Sixth: The Convert

راستے میں ایک شخص کو نیکی کی تبلیغ کرتے سنا۔ آواز جانی پہچانی لگی۔ وہ ایلک تھا جس نے ٹیس کو دیکھا۔ اس سے معافی مانگی اور کہا کہ میں تمہارے بغیر بہت مشکل زندگی گزار رہا تھا۔ اب اپنے گناہوں کو معاف کروانے کا وقت آ چکا ہے۔ تم مجھ سے شادی کر لو۔ بار بار اس سے ملنے آتا شادی کی درخواست کرتا مگر ٹیس منع کر دیتی۔ ایلک نے اسکے اور اسکے گھر والوں کے خراب حالات دیکھے تو کہا کہ وہ بہت دولت مند ہے اور اسکی اور اسکے گھر والوں کی بہت مدد کر سکتا ہے۔ ٹیس اب سوچ رہی تھی کہ اگر اس کا شوہر اس کے پاس ہوتا اپنی ذمہ داریاں نبھاتا تو حالات اتنے خراب نہ ہوتے۔ مگر پھر بھی اینجل کو اپنے قریب نہ آنے دیا۔ بالآخر ایلک کو خط لکھا گیا کہ اگر تم اب بھی واپس نہ آئے تو سب کچھ ختم ہو جائے گا۔ ٹیس کے باپ کی وفات سے حالات مزید خراب ہو گئے۔ ٹیس اپنے گھر والوں کے ساتھ تھی مگر ان سے گھر تک خالی کروا لیا گیا اور وہ آسمان کے نیچے قبرستان کے قریب رہنے پر مجبور تھے۔ دوسری طرف اینجل بھی برازیل میں بہت سخت بیمار ہو چکا تھا۔ ایک شخص نے مرنے سے پہلے اسے صحیح راستہ بھی دکھایا اور اسے اپنی غلطی کا احساس ہو گیا۔

ایلک دوبارہ ایلک کے غریب خاندان کے پاس آیا اور انکی مدد کرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ ٹیس نہ چاہتے ہوئے بھی حالات کے ہاتھوں مجبور تھی۔

Phase the Seventh: Fulfilment

اینجل اپنے گھر واپس پہنچ گیا۔ بیمار اور کمزور۔ اسے اندازہ تھا کہ اسکی غلطی کی وجہ سے ٹیس نے کتنی پریشانی کی زندگی گزاری ہو گی۔ ٹیس کے گھر گیا۔ جہاں جہاں وہ نوکری کرتی تھی اس جگہ گیا۔ اور سمجھ گیا کہ اسکے حالات کتنے خراب تھے۔ بالآخر اسکی ساس نے اسکی خراب حالت دیکھ کر بہت منع کرنے کے بعد بتا دیا کہ وہ کہاں پر ملے گی۔ ٹیس سے ملا جس نے کہا کہ میں نے سوچا کہ تم کبھی واپس نہیں آؤ گے تو اب میں ایلک کے پاس ہوں۔ اینجل وہاں سے چلا گیا۔ ٹیس نے ایلک کو قتل کر دیا اور اینجل کے پاس آ گئی۔ کہا کہ اس شخص نے ہمیشہ میری زندگی برباد کی۔ چند دن دونوں نے ایک ساتھ دنیا سے چھپ کر گزارے۔ پھر ٹیس کو قتل کرنے کے جرم میں پھانسی دے کر اسکی روز روز کی تکالیف کا خاتمہ کر دیا گیا۔

بڑی سوچ کا بڑا فنکار ٹامس ہارڈی بنیادی طور پر ایک آرٹسٹ تھا

مگر اس کے آرٹ میں فلسفے کی گہری جھلک موجود ہے

تقدیر اور انسان کے درمیان کیا رشتہ ہے

یہی سوال اس سوچ اور فلسفے کی بنیاد ہے

جارج ایلیٹ کہتی ہے کہ انسان کو یہ حق حاصل ہے کہ نیکی اور بدی کے درمیان فیصلہ کرے

جبکہ ٹامس ہارڈی کہتا ہے کہ جب بھی مقابلہ ہو گا انسانی سوچ اور فطرت کے فیصلے کے درمیان

تو فتح صرف اور صرف فطرت کی ہی ہو گی

یعنی دنیا کی کچھ طاقتیں جن میں فطرت حادثات اتفاقات واقعات وغیرہ شامل ہیں

انسان کی خوشیوں سے حسد کرتی ہیں

اور ہماری قسمت کو ہماری خوشیوں کو ہمیشہ خاک میں ملانے کے درپے رہتی ہیں۔

دوسری طرف مشینوں کی حکومت اور امیر طبقہ خوشیوں اور خواہشات کو تباہ کرنے پر ہمیشہ تیار رہتا ہے -

بچہ پیدا ہوا روتے ہوئے رخصت بھی ہو گا پریشان حال اور درمیان کی زندگی بھی گزارے گا تکالیف اور پریشانیوں میں -

ہارڈی کے ناولز میں سکون ہے مگر تلخی اور چبھن کے ساتھ - لیکن اس تلخی اور چبھن سے ہم بدمزہ نہیں ہوتے -

آپ مضبوط ترین محل کی تعمیر کریں صحت مند ترین انسان کی طرف دیکھیں یا قارون کے خزانے پر نظر ڈالیں

کچھ نظر نہ آنے والی طاقتیں ان پر اثر انداز ہوں گی اور آپ کے دیکھتے ہی دیکھتے ان چیزوں کو تباہ و برباد کر دیں گی۔

صحت بیماری میں امیری غریبی میں محل کھنڈر میں باغ صحرا میں اور خوبصورتی بدصورتی میں تبدیل ہو جائے گی - یہ سب کچھ اس وقت تک ہوتا رہے گا جب تک زندگی موت میں نہیں ڈھل جاتی - انجانی طاقتوں کا یہ سلسلہ چلتا رہے گا یہ سوچے بغیر کہ انسان کتنی تکلیف میں ہے -

Wessex ویسکس

کا ہارڈی کے ناولز میں بہت اہم حصہ ہے - یہ علاقہ صرف ایک سٹیج نہیں جہاں انسانی کردار کہانی کو آگے بڑھائیں گے بلکہ ویسیکس تو خود ایک کردار ہے جو نہ صرف دیگر کرداروں پر بلکہ پڑھنے والوں پر بھی بہت گہرا اثر چھوڑتا ہے - یہ پیدائش سے موت تک اور خوشی سے غمی تک سب چیزوں کا اظہار بھرپور طریقے سے کرتا ہے -

ٹیس آف دی ڈربرولز

ٹیس آف دی ڈربرولز اٹھارہ سو اکانوے میں سیریل شکل میں شائع ہوا جبکہ اس پر کام کا آغاز اٹھارہ سو اٹھاسی میں کیا گیا۔

ٹیس خوشیوں کی جانب سفر کرنا چاہتی ہے مگر حالات کے طوفان اسے ہمیشہ پریشانیوں کے بھنور میں لے جاتے ہیں -

یہ ہے سولہہ سالہ معصوم اور سادہ گاؤں کی لڑکی اور ناول کا مرکزی کردار - ناول اس کی سولہ سے تیئس سالہ زندگی کی المیہ داستان ہے- ایک ایسا کردار جس کے لئے شاید ادبی دنیا میں سب سے زیادہ ہمدردی رکھی جاتی ہے- جسمانی طور پر بے حد خوبصورت مگر دماغی طور پر بہت تکلیف اور پریشانی کا شکار ٹارچرڈ مائنڈ۔

تقدیر اور قسمت نے اس کے پاکیزہ خیالات کو ہمیشہ تباہ کیا اور اسے دربدر کی ٹھوکریں کھانے پر مجبور کیا- عقلمند محبت کرنے والی حساس اور بے غرض لڑکی جسے حالات نے سخت محنت اور مشقت کا عادی بنا دیا تھا۔

جان ڈربی فیلڈ نام ہے اس کے باپ کا -

بہت سارے بہن بھائیوں کی سب سے بڑی بہن۔ اس کا خاندان اور غربت اس کی بربادی کی اہم وجہ بھی ہے- اینجل کلیئر اور وہ ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں مگر قسمت انہیں ایک دوسرے سے دور لے جاتی ہے۔

ایلک ڈربرولز اس کی بربادی کی شروعات اور اس کی زندگی تباہ کرنے والا پہلا انسان تھا -

اینجل کلیئر عزت دار اور امیر مسٹر اینڈ مسز کلیئر کا سب سے چھوٹا بیٹا- والدین اسے چرچ سے وابستہ کرنا چاہتے ہیں مگر وہ اس کے بالکل برعکس فارمنگ کے پیشے کو اپنانا چاہتا ہے - ایک اچھا انسان مگر جلدی اور فوری فیصلے کرنے والا -

ٹال بوتھیز ڈیری Talbothays Dairy میں ٹیس کو دیکھتا ہے اور فطرت کا حسن اور مکمل پاکیزہ سمجھتے ہوئے اس سے شدید محبت کرتا ہے۔ جبکہ ٹیس اپنے ماضی کی وجہ سے اس سے اقرار محبت کرنے سے گھبرا رہی ہے -

ایلک ڈربرول ایک شیطانی کردار جس کی شیطانی فطرت نے ٹیس کی پاکیزہ زندگی کو خراب کیا اور ٹیس کے ہاتھوں قتل ہونے تک اس کا پیچھا نہ چھوڑا- بار بار اس معصوم لڑکی کی مجبوریوں سے فائدہ اٹھایا اور اسے دھوکہ دیا- دولت مند ہونے کے بعد اس نے ڈربرول جیسے اعلی خاندان کا اپنے نام کے ساتھ اضافہ کر لیا یعنی وہ جھوٹا ڈربرول تھا جبکہ ٹیس کا خاندان اصل ڈربرول۔ یہ خوبصورت اور صحت مند انسان سائمن سٹوک نامی تاجر کا بیٹا تھا۔

جون ڈربی فیلڈ ٹیس کا سست اور کام سے جان چرانے والا باپ جس کی سستی میں اعلی خاندان سے تعلق کی وجہ سے مزید اضافہ ہو گیا- ٹیس کی ماں سادہ اور ہمدرد ہے۔ اس آگاہی کے بعد کہ ان کا تعلق اعلی خاندان سے ہے ماں اور باپ دونوں کی خواہش ہے کہ ان کی بیٹی کی اچھی جگہ شادی ہو جائے۔

کی طرف جا رہا Marlott مئی کے آخری دن ہیں اور شام کا وقت۔ ٹیس کا باپ اپنے خیالات میں مگن اپنے گاؤں مارلٹ تھا۔ اس کے کپڑے بہت پرانے تھے اور بیماری اور کمزوری کی وجہ سے اس کی رفتار بہت کم۔ گھوڑی پر سوار پادری ٹرنگ اس کے پاس پہنچے تو اس آدمی نے انہیں گڈ نائٹ کہا۔ پادری صاحب کی طرف سے جواب آیا Parson Tringham ھم

نسل ڈربرولز خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ کبھی تو آپ کے خاندان والے دولت میں کھیلتے تھے اور عظیم شان و شوکت والے تھے۔ مگر اب آپ کے پاس رہنے کے لئے مکان بھی نہیں ہے دولت اور مرتبہ اور شان وشوکت تو دور کی بات ہے۔

پادری یہ سوچتا ہوا وہاں سے چلا گیا کہ اسے اس بارے میں بتانا چاہیے تھا یا نہیں۔ پادری کے جانے کے بعد جیک ڈربی فیلڈ زمین پر بیٹھ گیا اور ایک لڑکے کو وہاں آتے دیکھ کر اسے حکم دیا کہ اے لڑکے میری ٹوکری اٹھاؤ اور گھر چھوڑ کر آو۔ لڑکے نے غصے سے جواب دیا کہ ایک تو آپ حکم چلا رہے ہیں اور دوسرا کیا آپ کو میرا نام معلوم نہیں ہے- جیک ڈربی فیلڈ نے جواب دیا فریڈ تمہیں علم نہیں کہ میں کس بلند مرتبہ خاندان سے تعلق رکھتا ہوں۔ اس نے لڑکے کو اپنے خاندان کے بارے میں بتایا اور کہا کہ تم سرجون ڈربرول سے بات کر رہے ہو۔ Pure Drop Inn سرائے جاؤ اور کہو کہ میرے لئے بگھی بھیجی جائے اور اس کام کے عوض یہ ہے تمہارا انعام- انعام لے کر لڑکے کے تاثرات تبدیل ہوئے اور اس نے کہا شکریہ سرجون اگر کوئی اور کام ہو تو وہ بھی بتائیں۔

دور سے آتی موسیقی کی آواز سن کر اس نے لڑکے سے کہا کہ کیا یہ میرے استقبال کے لیے ہے۔ نہیں جناب یہ تو لڑکیوں کے ڈانس کی تیاری ہو رہی ہے۔

لڑکا ٹوکری اٹھا کر چلا گیا اور ڈربی فیلڈ گاڑی کے انتظار میں گھاس پر لیٹ گیا۔ دیر تک کسی انسان کا وہاں سے گزر نہ ہوا اور صرف موسیقی کی آواز دور سے آتی رہی۔

خوبصورت گاؤں دی ولج آف مارلٹ واقع تھا ایک خوبصورت وادی کے درمیان۔ لندن سے صرف چار گھنٹے کی مسافت پر مگر سیاحوں اور آرٹسٹوں مصوروں نے اسے اب تک دریافت نہیں کیا تھا۔ جنوب کی پہاڑیوں سے اس وادی کا کیا خوب نظارا دکھائی دیتا ہے۔ ایک خاموش دیہاتی علاقہ جہاں دریا کبھی خشک نہیں ہوتا اور میدان ہمیشہ سرسبز و شاداب رہتے

اور امیر لوگ ہرنوں کی بہتات کی وجہ سے ان کے شکار کے لیے آتے تھے۔ اب جنگل بہت زیادہ نہیں مگر موجود ہیں۔ قدیم رسومات اب بھی یہاں پر موجود ہیں جن میں May-Day dance شامل تھا۔ جس میں مارلٹ کی خوبصورت لڑکیاں جمع ہوتیں اور مل کر ڈانس کرتیں اور لڑکے ان کا ساتھ دیتے۔

اس ڈانس میں ایک بہت معصوم لڑکی موجود تھی۔ سرائے کے نزدیک جس کی توجہ دلائی گئی کہ اس کا باپ شراب کے نشے میں گھوڑا گاڑی پر بیٹھا گانا گا رہا ہے۔ معصوم لڑکی نے بات بنانے کی کوشش کی کہ ابو جان تھکے ہوئے تھے اس لئے گھوڑا گاڑی پر جا رہے ہیں۔ مگر سہیلیوں کے مذاق کرنے پر اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ جس پر اس کی سہیلیوں نے شرمندگی محسوس کی۔ تحریر اور آڈیو بک سید عرفان علی

وہاں پر تین نوجوان بھی نظر آئے جو اس علاقے کے نہ تھے۔ کندھوں پر بیگ اٹھائے یہ اعلی خاندان کے اور آپس میں مشابہت کی وجہ سے بھائی لگتے تھے جو کہ درحقیقت وہ تھے۔ دونوں بڑے بھائی تو اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گئے مگر چھوٹے نے ان لڑکیوں کے ساتھ ڈانس کرنا پسند کیا۔ تھوڑی دیر بعد جب اسے اپنی منزل پر پہنچنے اور وقت گزرنے کا احساس ہوا تو وہاں سے جاتے ہوئے اسے معصوم لڑکی ٹیس دکھائی دی۔ سفید لباس میں اپنی سہیلیوں سے دور خاموش کھڑی وہ لڑکی اسے بہت اچھی لگی۔ اس نے سوچا کاش میں نے اس کا نام پوچھا ہوتا اس کے ساتھ ڈانس کیا ہوتا۔ انہیں سوچوں کے ساتھ وہ اپنی منزل کی جانب روانہ ہو گیا۔ ٹیس بھی اس کے متعلق سوچ رہی تھی مگر اپنے باپ کے عجیب رویے کا سوچ کر وہ گھر چلی گئی۔ باہر کے خوشنما احساس کے بعد اب وہ اپنے گھر کے گھٹن زدہ ماحول میں موجود تھی۔

جھونپڑی نما ٹوٹا پھوٹا مکان جس میں ہر طرف غربت جھلک رہی تھی۔ اندھیرے میں ایک موم بتی جل رہی تھی۔ پرانا اور خستہ حال سامان۔ چھوٹے سے کمرے میں پریشان حال چھ بہن بھائی۔ اس کی ماں کپڑے دھونے کے ساتھ ساتھ بچوں کو

میں اب بھی خوبصورتی کی جھلک دیکھی جاسکتی تھی جو ٹیس کو وراثت میں ملی تھی۔

ٹیس شرمندہ تھی کہ ماں کا ہاتھ بٹانے کے بجائے وہ باہر ڈانس کرتی رہی مگر اس کی ماں خوش تھی کہ بیٹی کو چند لمحے سکون کے مل گئے۔ ماں جو بہت خوش نظر آرہی تھی ٹیس سے کہنے لگی کہ ایک خوشخبری ہے ہم بہت اعلی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اور شاید اسی وجہ سے ہمارے دن بدل جائیں۔ باپ کے متعلق اسے بتایا گیا کہ ڈاکٹر نے اسے سخت بیمار بتایا ہے اور وہ کسی بھی وقت مر سکتا ہے۔ اس وقت وہ سرائے میں شراب پی رہا ہو گا تاکہ رات کو شہر میں شہد لے جانے کے لئے طاقت بحال کر سکے۔ ماں اپنے شوہر کو لینے کے لیے سرائے روانہ ہوئی تاکہ اسی بہانے اپنے گھر کی پریشانیوں کے ماحول سے کچھ دیر دور رہ سکے۔ ٹیس نے گھر کے کام کرنے شروع کر دیے اور جب بہت وقت گزر جانے کے باوجود ماں باپ گھر واپس نہ آئے تو ایک طرف ان کی غیر ذمہ دارانہ حرکتوں پر غصہ آیا اور دوسری طرف ان کے لیے فکر مند ہوئی۔ اس نے اپنے چھوٹے بھائی ابراہم کو ماں باپ کی تلاش میں سرائے شراب خانے بھیجا اور جب وہ خود بھی کافی دیر تک واپس نہ آیا تو ہمت کر کے رات کی تاریکی میں سرائے روانہ ہوئی اور کچھ دیر بعد وہاں پہنچ گئی۔

بہت تیز روشنی میں اندر کی ہر چیز صاف نظر آرہی تھی اور لوگ اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے۔ سرائے میں ٹیس کی ماں شوہر کو کہہ رہی تھی کہ وہ ایک امیر عورت کے بارے میں جانتی ہے جو اپنے نام کے ساتھ ڈربرول لکھتی ہے۔ اس کا تعلق ہمارے خاندان سے ہو سکتا ہے اور اگر ٹیس اس کے پاس جا کر رہے تو اس کی اچھی جگہ شادی ممکن ہو سکتی ہے۔

ابراہم سرائے پہنچ چکا تھا اور چپکے سے اپنے ماں باپ کی گفتگو سن رہا تھا۔ جو بول پڑا کہ ہمیں ان سے ملنا چاہیے پھر ہم ان کی گاڑی میں شہر کا نظارہ کیا کریں گے۔ ابراہم کو نیچے جانے کا کہا گیا ماں باپ کے علاوہ سرائے کی مالکن بھی سوچ رہی تھی کہ واقعی ٹیس جیسی خوب صورت لڑکی کی شادی اچھی جگہ ہونی چاہیے۔

ٹیس وہاں پہنچ گئی مگر شراب خانے سرائے کے ماحول سے شرمندگی محسوس کی۔ ماں نے بھی ناراضگی کا اظہار کیا اور وہ تمام گھر کی طرف چل پڑے۔

نے ٹیس کو جگایا اور کہا کہ باپ کی صحت خراب ہے اور وہ سفر نہیں کر سکے گا اور شہد خراب ہو جائے گا تو ہمیں کسی ہمسائے سے درخواست کرنی چاہیے کہ وہ شہد شہر لے جائے۔ ٹیس نے کہا کہ اگر اس کا بھائی ابراہم اس کے ساتھ چلے تو وہ گھوڑا گاڑی چلا کر شہر جا سکتی ہے۔ آدھا سوتا آدھا جاگتا ابراہم گاڑی میں ٹیس کے ساتھ بیٹھا اور رات کے اندھیرے میں وہ اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گئے۔ راستے میں ابراہم نے ٹیس کو بتایا کہ سرائے میں ماں باپ امیر رشتہ داروں سے اس کی شادی کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے۔ وہ سوچ رہا ہے کہ اگر وہ ستاروں پر رہتے تو حالات کتنے مختلف ہوتے۔ نہ باپ بیمار ہوتا نہ ماں کو اتنی محنت کرنی پڑتی اور ٹیس کو امیر انسان سے شادی بھی نہ کرنی پڑتی۔

جلد ہی ابراہم سو گیا۔ ٹیس کو گھوڑا چلانا نہیں آتا تھا مگر پھر بھی اس نے اپنا سفر جاری رکھا کیونکہ گھوڑا ان راستوں سے واقف تھا۔ ٹیس یہ سوچتے ہوئے سو گئی کے شہر میں اس کی غربت کا مذاق اڑایا جائے گا۔ وہ اور ابراہم سو رہے تھے اور ان کا گھوڑا سفر کر رہا تھا۔

اچانک ایک شدید جھٹکے سے یہ دونوں جاگے۔ ان کا گھوڑا غلط طرف سفر کرنے کی وجہ سے ڈاک گاڑی سے ٹکرا چکا تھا اور بہت خون بہ رہا تھا۔ ٹیس نے ہاتھ سے خون بند کرنے کی کوشش کی جس کی وجہ سے اس کے تمام کپڑے خون آلود ہو چکے تھے۔

گھوڑا پرنس مر چکا تھا اور خون کا تالاب اس کے ارد گرد بن چکا تھا۔ ڈاک گاڑی کو منزل پر پہنچنے کی جلدی تھی اس کے مالک نے کہا کہ وہ مدد کے لئے لوگوں کو بھیجے گا اور وہاں سے چلا گیا۔ روشنی نمودار ہونے لگی۔ ٹیس سخت پریشان تھی کہ اس کے سونے کی وجہ سے حادثہ ہوا اور اب ان کا گذارہ کیسے ہو گا۔ ایک دوسری گاڑی بہت دیر بعد آئی جو ان کے

گھوڑے نے ان کا اتنا ساتھ دیا اسے دفن کیا جائے گا۔ گھر کے قریب ہی تمام دن کی محنت سے گھوڑے کے لئے قبر تیار کی گئی اور دکھی دل کے ساتھ اسے دفن کر دیا گیا۔

اصل پریشانی یہ تھی کہ اب گزارا کس طرح ہو گا۔ ان لوگوں کے حالات اور زیادہ مشکل ہو چکے تھے کیونکہ باپ بیمار اور سست تھا اور گھوڑا مر چکا تھا۔ ٹیس یہ سوچ رہی تھی کہ وہ گھر والوں کی کس طرح مدد کر سکتی ہے کیونکہ اسی کی وجہ سے گھوڑا مرا تھا۔ اسی دوران اس کی ماں نے کہا کہ ٹیس کو مسز ڈربرول نامی عورت کے پاس جانا چاہئے جو کہ ان کے رشتہ دار ہیں صرف ڈربرول ہونے کی وجہ سے اور اس برے وقت میں اس سے مدد مانگنی چاہیے اور وہاں جاکر کچھ اور فائدے بھی تمہیں مل سکتے ہیں۔ جن کا تمہیں ابھی علم نہیں ہے۔

ٹیس نے جواب دیا کہ ان امیر رشتے داروں کا اچھے طریقے سے مل لینا ہی کافی ہے مدد تو دور کی بات ہے۔ البتہ میں وہاں جاؤں گی مگر نہ مدد مانگنے اور نہ شادی کے لیے مگر صرف اور صرف نوکری کی تلاش میں۔ باپ نے اعتراض کیا کہ اس جیسے اعلی خاندان کے لوگ کسی سے مدد کیسے مانگ سکتے ہیں۔

دوسرے دن صبح ٹیس Shaston شاس ٹن کی جانب روانہ ہوئی۔ اس کی تمام دنیا اس کا گاؤں تھا اور آج پہلی بار وہ اس مانوس دنیا سے باہر اپنے قدم ایک اجنبی دنیا میں رکھ رہی تھی۔ آخر کار ٹیس اپنی منزل پر پہنچ گئی مگر اتنی امارت دیکھ کر وہ پریشان تھی۔ کیا پرانے خاندان کی چیزیں اتنی نئی ہو سکتی ہیں۔ وہ سوچ رہی تھی کہ اس نے یہاں آکر غلطی کی ہے اور اس کی سوچ بالکل صحیح تھی کیونکہ یہ لوگ سٹوک تھے۔ مسٹر سائمن سٹوک نے امیر ہونے کے بعد اپنے ساتھ ایک اعلی خاندانی

نام ڈربر رولز کا اضافہ کر لیا تھا اور در حقیقت ٹیس ہی اصل ڈربرولز تھی۔ ابھی یہ سوچ رہی تھی کہ اسے یہاں رکنا چاہیے کہ واپس جانا چاہئے کہ اسی دوران تیئس چوبیس سال کا ایک خوبصورت نوجوان نمودار ہوا۔ اس کے انداز ٹیس کو بالکل اچھے نہیں لگے۔ اس نے کہا کہ مائی بیوٹی میرا نام مسٹر ڈربرول ہے۔ آپ کو مجھ سے ملنا ہے یا میری ماں سے۔ ماں تو بہت سخت بیمار ہے تو مجھے ہی بتائیں کہ میں آپ کے کس کام آسکتا ہوں۔

ٹیس کو افسوس ہوا کہ کوئی بڑی عمر کا بزرگ اس سے نہیں ملا بلکہ ایک نوجوان جس کے طور طریقے کچھ اچھے نہیں لگ رہے تھے۔ کچھ ہچکچاہٹ کے بعد ٹیس نے کہا کہ وہ ڈربرول خاندان سے تعلق رکھتی ہے۔ اگرچہ اب وہ ڈربی فیلڈ کہلاتے ہیں اور ان کے گھر میں اپنے عظیم آباؤ اجداد کی کچھ نشانیاں بھی ہیں۔

"Ho! Poor relations?"

آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ ملنے کے لیے آئیں۔ اس نوجوان ایلک نے کہا۔

کو ٹیس کے بالوں میں لگایا۔ وہ ٹیس کے لیے کھانے کی چیزیں لایا اور جب وہ مروت میں کھا رہی تھیں تو ایلک سگریٹ کے کش لگاتا رہا اور دھوئیں کے بادلوں میں نظر آتی خوبصورت ٹیس کو لالچی نظروں سے دیکھتا رہا۔

معصوم ٹیس کو کیا خبر تھی کہ یہی شخص مستقبل میں آنے والی پریشانیوں اور مصیبتوں کی بنیاد بن جائے گا۔ ایلک نے کہا کہ میں کوشش کروں گا کہ میری ماں آپ کو کوئی نوکری دے سکیں۔ ان دونوں نے خدا حافظ کہا اور ٹیس سٹرابیریز اور گلاب کے پھولوں سے بھرے اس بیگ کے ساتھ واپس اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گئ جو اسے ایلک نے دیے تھے۔

سو یہ ابتدا تھی ٹیس کے المیہ کی۔

سوچنے کی بات تو یہ ہے کہ کیا وجہ تھی کہ اس کی ملاقات ایک غلط آدمی سے ہی ہوئی۔ جبکہ یہ ملاقات اس سچے اور محبت کرنے والے انسان سے بھی ہو سکتی تھی جو کہ بہت پہلے مئی ڈے ڈانس کی شام کو اسے نظر آیا تھا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ دو

محبت کرنے والے مشکل سے ہی اکٹھے ہوتے ہیں۔ ایک محبت کرنے والا اپنے محبوب کو پکارتا ہے مگر نیچر کی طرف سے کوئی جواب نہیں آتا۔ یہاں تک کہ محبوب کو آوازیں دینے والا تھک کر بلانا چھوڑ دیتا ہے اور جب وہ تھک کر لوٹ جاتا ہے تو اب وہ محبوب وہاں آتا ہے اور دیر سے آنے کی وجہ سے المیہ ان دونوں کا مقدر بن جاتا ہے۔ مگر نیچر اور قسمت تو مسکرا رہی ہوتی ہے۔

چھپانے کی کوشش کی۔ لوگ اسے دیکھ کر خوش ہو رہے تھے اور وہ بہت پریشانی محسوس کرتے ہوئے گھر پہنچی۔

جلد ہی ایک خط موصول ہوا۔ مسز ڈربرول کی طرف سے لکھے گئے اس خط میں ٹیس کو نوکری دی گئی تھی کہ وہ مسز ڈربرول کے چوزوں کی دیکھ بھال کرے۔ ٹیس نے وہاں جانے سے منع کر دیا اور کہا کہ وہ اپنے گھر میں کام کاج کرے گی۔ مگر ماں کے اصرار پر اور گھر کے برے حالات دیکھ کر وہ مسز ڈربرول کے پاس جانے پر تیار ہو گئی۔ ماں کا خیال تھا کہ ٹی کو بہانے سے بلایا جارہا ہے اور اسے رشتے داروں کی طرح رکھا جائے گا اور اس کی اچھی جگہ شادی ہو سکے گی۔

ٹیس نے روتے ہوئے اپنے سفر کا آغاز کیا۔ اس کے ساتھ اس کے بہن بھائی بھی رو رہے تھے۔ ایلک خود شاندار لباس میں ملبوس اسے لینے آیا۔ ماں نے اس وقت خوشی محسوس کی مگر بعد میں اپنی بیٹی کے لیے سخت فکر مند ہوئی کہ نا جانے ٹیس کن حالات میں ہو گی۔ اب وہ بھی رو رہی تھی۔

ایلک نے ٹیس کے ساتھ اپنا سفر شروع کرتے ہی اپنی گھوڑا گاڑی کو بے حد تیز رفتاری سے چلایا۔ سخت خوفزدہ ہونے اور آہستہ کرنے کی درخواست کے باوجود اس نے رفتار کم نہ کی۔ ٹیس اپنے آپ کو گرنے سے روکنے کے لیے ایلک کو پکڑنے پر مجبور تھی۔ ایلک نے ٹیس کا بوسہ لینے کی کوشش کی مگر ٹیس کے پیچھے ہٹ جانے کی وجہ سے وہ گرتے گرتے بچا اور سخت غصے میں آ گیا۔ تیز رفتاری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ایلک نے ٹیس کا بوسہ لے لیا مگر اس جگہ کو ٹیس نے اپنے رومال سے صاف کیا۔ وہ رو رہی تھی۔ تیز ہوا میں اس کی ٹوپی اڑی تو گاڑی کی رفتار آہستہ ہوئی۔ ٹیس نے گاڑی سے اترنے کے لئے

یہ ایک چال چلی تھی۔ اس نے نیچے اتر کر ٹوپی اٹھائی اور دوبارہ گاڑی میں بیٹھنے سے انکار کر دیا اور باقی راستہ پیدل ہی طے کیا۔ ایلک کے بہت اصرار کے باوجود اس کی گاڑی میں نہ بیٹھی اور پیدل اس کے گھر پہنچ گئی۔

مسزڈربرول بوڑھی اور بیمار عورت تھی۔ نابینا ہونے کی وجہ سے وہ چوزوں کو چھو کر ان کی صحت کا اندازہ کرتی۔ اس نے ٹیس سے نوکروں کی طرح بات کی اور خاندانی برابری کا کہیں احساس نہیں ہونے دیا۔ مگر ٹیس نے اس بات کو بالکل محسوس نہیں کیا کیونکہ وہ خود بھی ملازمہ بننے کا سوچ کر وہاں آئی تھی۔ مسزڈربرولز نے ٹیس سے کہا سیٹی بجانا سیکھ لو کیونکہ یہ ضروری ہے۔ تحریر اور آڈیو بک سید عرفان علی

وہ رات ٹیس نے پہلی مرتبہ گھر سے دور گزاری اور اکیلے پن میں ڈر محسوس کیا اور دوسرے دن اداس ٹیس نے سیٹی بجانے

آگئی جاتے ہوئے ایلک نے کہا کہ کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو اسے کہا جائے۔ ٹیس چند دنوں کے بعد بہت مہارت سے سیٹی بجانے لگی اور ایلک نے بھی ہر طرح سے اس کے قریب آنے کی کوشش کی تاکہ ٹیس کو اعتماد میں لے سکے۔

ہر ہفتے کی شام کو مسزڈربرولز کی ملازم لڑکیاں اور نزدیکی فارم کے دوسرے ملازم دو تین میل دور واقع قصبے کی مارکیٹ میں سیر کرنے جاتے تھے۔ ابتدا میں ٹیس نے ان کے ساتھ جانے سے گریز کیا مگر پھر بوریت دور کرنے کی خاطر وہ بھی ہر ہفتے ان کے ساتھ سیر و تفریح کے لئے جانے لگی۔ تحفظ کیلئے وہ ساتھی لڑکیوں کے ساتھ ہی واپسی کرتی۔ ایک مرتبہ ٹیس سیر کے لیئے گئی مگر واپسی کے وقت دوسرے تمام لوگ ناچ گانے میں مصروف تھے اور ان کا واپسی کا کوئی ارادہ نظر نہ آتا تھا۔ وہ واپسی کے لئے پریشان کھڑی تھی کہ ایلک اس کے پاس آ پہنچا۔ اس نے کہا کہ پیاری ٹیس گھبراؤ مت اگر کوئی تمہارے ساتھ نہیں جائے گا تو تمہیں میں گھر پہنچا دوں گا۔ یہ بات ٹیس کے لئے اور زیادہ پریشانی کا باعث تھی۔ اس کے ساتھی جن کے ساتھ اس کی واپسی ہوئی تھی شراب کے نشے میں بے ہنگم شور کرتے ہوئے ناچ رہے تھے اور ان کا واپسی کا کوئی ارادہ نظر نہیں آتا تھا۔ جبکہ ٹیس واپس جانے کے لئے پریشان تھی۔

ایلمک منہ میں سگار دبائے پھر وہاں پر موجود تھا جس نے کہا ٹیس آؤ میں تمہیں گھر لے چلوں۔ ٹیس نے اس کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔ لوگوں کا ایک گروپ واپس جانے کے لئے تیار تھا جس میں ٹیس بھی شامل ہوگئی مگر سفر کے دوران اس گروپ میں شامل لڑکیوں نے ٹیس کو طعنے دینے شروع کر دیے اور کہا کہ یہ ایلمک کی منظور نظر اور چہیتی ہے۔ ٹیس ان کے طعنوں اور خراب ذہنیت کو برداشت نہ کر سکی اور ان سے علیحدہ ہوگئی۔ جلد ہی وہ راستہ بھول چکی تھی۔ اندھیری رات تنہائی اور اگر لوگ تھے بھی تو وہ جن کے سر پر شیطان سوار تھا۔

ان پریشان کن حالات میں ایک گھوڑے پر سوار ایلمک دوبارہ آتا نظر آیا۔ گھبرائی ہوئی پریشان حال ٹیس کے لیے اس

نے چلاکی سے بات بنائی اور کہا کہ میں تو تمہیں گرنے سے بچا رہا تھا اور تم مجھ پر ہی غصہ کر رہی ہو۔ ہم راستہ بھول چکے ہیں میں جاتا ہوں اور راستہ تلاش کرتا ہوں۔ اس نے ٹیس کو یہ بتا کر خوش کرنے کی کوشش کی کہ اس کے باپ کو نیا گھوڑا اور بچوں کو تحفے مل چکے ہیں۔ ٹیس رو رہی تھی۔

وہ راستہ تلاش کرنے چلا گیا۔ کچھ دیر بعد راستے کا علم ہونے کے بعد وہ واپس آیا تو چاند بادلوں میں چھپ چکا تھا۔ ہر طرف خاموشی اور اندھیرا تھا ٹیس سو رہی تھی۔ دوسرے جانور اور پرندے سب سو چکے تھے۔ اس کا تحفظ اب کون کرے گا۔ شاید وہ فرشتے بھی سو چکے تھے جو ٹیس کو ایلمک سے بچا سکتے تھے۔

ٹیس نے ایلمک سے بچنے کی بہت کوشش کی مگر وہ ٹیس کی زندگی برباد کر چکا تھا۔ یہ کیوں ہوتا ہے کہ برا اچھے کی زندگی تباہ کرتا ہے اور بدصورتی خوبصورتی کو خراب کرتی ہے۔ ہزاروں سال کا فلسفہ بھی ان سوالوں کا جواب دینے سے قاصر ہے۔ یہ ہمیشہ سے ہوتا آیا ہے۔ شاید اس کے آباؤ اجداد نے بھی اسی طرح کیا ہوگا جو اب ٹیس کے ساتھ ہوا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ انہوں نے اس سے بھی زیادہ بھیانک طریقے سے لوگوں کی زندگیاں برباد کی ہوں۔ مگر کیا ان کی غلطیوں کی تلافی

ٹیس کے ساتھ کی جانی درست ہے۔ گاؤں کے لوگ کہہ رہے تھے کہ ایسا تو ہونا ہی تھا مگر اس واقعے کے بعد ٹیس کی زندگی مکمل طور پر تبدیل ہو چکی تھی۔

ٹیس کو ٹرانٹرج میں رہتے ہوئے چار ماہ ہو چکے ہیں اور اس منحوس رات کے واقعے کو بھی چند ہفتے گزر چکے ہیں۔ اکتوبر کا

نے اصرار کیا کہ اگر ٹیس اپنے گھر واپس جانا چاہتی ہے تو وہ اسے گھر تک پہنچائے گا۔ ٹیس اس کے ساتھ گھوڑا گاڑی میں بیٹھ گئی مگر اب وہ رو رہی تھی۔ اس نے ایلک کو کہا کہ تم گھٹیا انسان ہو اور وہ اس سے نفرت کرتی ہے۔ ایلک نے کہا کہ اگر رقم کی ضرورت ہو تو مجھے بتانا مگر ٹیس نے منع کر دیا۔ گھر کے نزدیک پہنچ کر ٹیس گاڑی سے اتر کر پیدل چلنے لگی۔ ایک شخص نے ہمدردی سے اس کا سامان اٹھا لیا۔ اس آدمی نے کہا کہ ہفتے کے تمام دن میں اپنے لئے اور انسانوں کے لئے کام کرتا ہوں مگر اتوار کے دن صرف خدا کے لیے۔ چند لمحے میرا انتظار کرو تاکہ میں وہ کام کر لوں۔ اس نے سرخ رنگ سے نیکی پر چلنے اور برائی سے شیطان سے بچنے کے الفاظ لکھے۔ اگرچہ وہ شخص ٹیس کے حالات سے بے خبر تھا مگر ٹیس کو محسوس ہوا کہ یہ الفاظ اسی کے لئے لکھے گئے ہیں۔ اس نے آدمی سے پوچھا کیا تم ان الفاظ پر یقین رکھتے ہو۔ آدمی نے کہا ہاں مکمل طور پر۔ وہ پریشان ہو گئی اور پوچھا کہ

اگر کسی کو برائی پر زبردستی مجبور کیا جائے تو پھر کیوں کر خدا اسے سزا دے سکتا ہے۔

یہ لکھنا میرا کام ہے اور یہ لوگوں کا کام ہے کہ وہ اپنے دلوں میں سوچیں اور فیصلہ کریں۔

ٹیس نے سخت اذیت محسوس کی اور اسی حالت میں اپنے گھر پہنچی۔ اس نے روتے ہوئے تمام حالات اپنی ماں کو بتائے۔ ماں پریشان تھی مگر اس کی سوچ یہ تھی کہ ان حالات میں ٹیس کو ایلک سے شادی کر لینی چاہیے تھی یا پھر اس سے دور رہنا چاہیے تھا۔ مگر ٹیس کو معلوم ہی نہ تھا کہ یہ سب کچھ ہو سکتا تھا۔ نہ ہی اس کی ماں نے اسے خطرات سے آگاہ کیا تھا۔

ٹیس نے اپنے برے حالات کی وجہ سے لوگوں سے ملنا جلنا چھوڑ دیا اور ہر وقت کمرے میں اپنے آپ کو بند رکھنے لگی۔ وجہ یہ تھی کہ لوگ جب بھی اسے دیکھتے تو اس کے ایلک سے تعلقات کے بارے میں باتیں بناتے۔ اندھیری راتوں میں وہ باہر نکلتی۔ وہی لڑکی جو کچھ عرصے پہلے اندھیری رات اور تنہائی سے خوفزدہ ہوتی اب ان چیزوں میں سکون محسوس کرتی اور لوگوں کے درمیان وحشت۔

پھر ایک روز سب کو معلوم ہو گیا کہ ٹیس کے ناجائز اولاد پیدا ہوئی ہے۔ گھر والوں کی پریشانی میں اضافہ ہو چکا تھا۔ ٹیس

حال ہے اور رو رہی ہے جبکہ دنیا کتنی خوش ہے۔ ایک روز اسے اپنے بچے کی بیماری کی اطلاع ملی۔ اتنے چھوٹے اور کمزور بچے کا بیمار ہونا یقینی تھا۔

اب وہ اپنی شرم اور ذلت کو بھول چکی تھی اور اس کی خواہش تھی کہ کسی نہ کسی طرح بچے کو زندہ رکھا جائے۔ مگر بچہ مر رہا تھا۔ ٹیس بچے کو بپیٹائز کروانا بچے کے لئے دعا کروانا چاہتی تھی۔ اس نے پادری سے درخواست کی کہ بچے کو بپیٹائز کیا جائے۔ نیک دل پادری نے نہ چاہتے ہوئے بھی ہاں کر دی اور رات کو ٹیس کے گھر آیا مگر باپ جس کے اعلی خاندان کے ساتھ ناجائز اولاد کا دھبہ لگ چکا تھا اس نے پادری کو واپس بھیج دیا۔

آخر کار ٹیس نے رات کو تمام بہن بھائیوں کو اکٹھا کیا۔ موم بتی جلا کر چرچ جیسا ماحول بنایا۔ اس نے سوچا کہ آدم و حوا نے غلطی کی اور وہ غم میں رہیں گے۔ چنانچہ اسی مناسبت سے بچے کا نام بھی سورو Sorrow درد و غم رکھوں گی۔ جب وہ بچے

کو بپٹائز کر رہی تھی تو تمام بہن بھائی حیران ہو کر اسے دیکھ رہے تھے۔ موم بتی میں پراسرار ماحول نظر آ رہا تھا۔ ٹیس نے دعا مانگی اور بچوں سے کہا کہ آمین کہو۔ صبح کا اجالا ہوتے ہی بچہ مر گیا۔

ٹیس کو اطمنان تھا کہ اگر خدا کو اس کی بپٹزم دعا قبول نہیں تو اسے بھی خدا کی جنت کی خواہش نہیں تھی۔ نہ اپنے لئے اور نہ ہی اپنے پیارے بچے سورو کے لیے۔ ٹیس پادری کے پاس گئی اور پوچھا کہ کیا بچہ بپٹائز ہو گیا تھا۔ ٹیس کے حالات سے متاثر ہو کر پادری سے نہیں کہا نہیں جا سکا اور اس کو کہہ دیا کہ ہاں بیٹی وہ بپٹائز ہو گیا تھا۔

تو پھر کیا وہ رسومات کے ساتھ قبرستان میں دفن کیا جا سکتا ہے۔

یہ ایک مشکل سوال تھا اور اگرچہ پادری چرچ کے قبرستان میں اس کے بچے کو دفن کرنے کی اجازت نہ دینا چاہتا تھا مگر وہ منع نہ کر سکا اور سورو کو رات کی تاریکی میں قبرستان کے اس حصے میں دفن کر دیا گیا جہاں شرابی خودکشی کرنے والے اور دیگر جرائم پیشہ دفن تھے۔

ٹیس رات کی تاریکی میں وہاں جاتی اور اپنے بچے کو یاد کر کے روتی۔ وہ اپنی ہمت سے زیادہ ماں باپ کی خدمت کرتی اور بہن بھائیوں کی دیکھ بھال۔

وہ سوچتی کہ موت کب آئے گی جب اس کے بچے کی طرح اس کی تکالیف کا بھی خاتمہ ہو گا۔

دو تین سال گزر گئے۔ ٹیس کی خوبصورتی برقرار تھی مگر اب وہ بہت سنجیدہ ہو چکی تھی۔ پھر زندگی اسے دوبارہ ایک ایسے راستے پر لے آئی جیسے خزاں کے بعد بہار کا موسم

ایک تو لوگ اس کے ماضی سے واقف نہ تھے اور دوسرے یہ علاقہ بہت ہرا بھرا اور خوبصورت تھا۔ یہاں بہت سی بھینسیں تھیں۔ ٹیس اور دوسری لڑکیاں ان کا دودھ دوہتیں۔ مہکتی ہواؤں نے اپنا اثر دکھایا اور ٹیس اپنے ماضی کو فراموش کرنے لگی۔ ڈیری فارم کا مالک مسٹر کرک ایک خوش مزاج انسان تھا جس کے بارے میں مشہور تھا۔

Dairyman Dick

All the week

On Sundays

Mister Richard Crick

اسے خوشی تھی کہ ایک اور لڑکی کام کے لیے مل گئی ہے۔

ٹیس کے ساتھ کمرے میں تین اور لڑکیاں رہتی تھیں۔ جو اس کے ساتھ ڈیری فارم میں کام کرتی تھیں۔

Marian, Retty Priddle, Izz Huett,

ٹیس نے انہیں اینجل نامی شخص کی باتیں اور تعریفیں کرتے سنا۔ وہ اس فارم میں کام سیکھنے کی غرض سے موجود تھا تاکہ

تھی اور اس چھبیس سالہ نوجوان میں بھی بہت زیادہ سنجیدگی آچکی تھی۔ اینجل مسٹر اینڈ مسز کلیئر کا سب سے چھوٹا بیٹا تھا۔

باپ نے جب دیکھا کہ وہ مذہب سے دور ہو رہا ہے تو اس کے بھائیوں کے برعکس اسے اعلی تعلیم دلوانے سے گریز کیا۔

اینجل سچا انسان تھا غریبوں کا ہمدرد اور بناوٹی شہری زندگی کو سخت ناپسند کرنے والا۔ اسی وجہ سے اس نے فیصلہ کیا کہ وہ زراعت میں قدم رکھے گا اور اسی مقصد کی خاطر اس فارم میں موجود تھا۔ وہ فارم میں کام بھی سیکھتا سمجھتا اور فارغ وقت میں موسیقی سے جی بہلاتا اور مطالعہ کرتا۔ اسے ان معصوم اور سیدھے سادھے لوگوں کے درمیان بہت خوشی محسوس ہو رہی تھی۔

اینجل نے ٹیس کو دیکھا اور ماضی کو یاد کیا جب بہت پہلے ڈانس پارٹی کے دوران اس کی ٹیس سے تھوڑی سی ملاقات ہوئی تھی۔ یہ خاموش سنجیدہ لڑکی اسے بہت اچھی لگی اور جلد ہی اسے علم ہو گیا کہ یہ سادہ لڑکی کتنا زیادہ زندگی کا تجربہ رکھتی ہے اور اس نے زندگی کو کس قدر قریب سے دیکھا ہے۔ دوسری طرف ٹیس کو حیرانی تھی کہ وہ دنیا کی تمام آسائشوں کے

باوجود دنیا کو دکھوں سے بھری ہوئی کیوں محسوس کرتا ہے۔ دونوں غیر محسوس طور پر ایک دوسرے میں دلچسپی لینا شروع ہوگئے تھے۔ ایک کے بعد دوسرا موسم آیا اور گزر گیا اور ٹیس ڈیری فارم پر کام کرتی رہی وہ اس زندگی سے مطمئن اور خوش تھی۔

ٹیس کی سادگی معصومیت اور خوبصورتی کی وجہ سے اینجل اسے بے حد چاہنے لگا تھا۔ ڈیری فارم میں ایک روز دودھ سے مکھن نہیں بن رہا تھا۔ مالک نے کہا کہ شاید کوئی محبت کرنے والا یہاں موجود ہے کیونکہ روایت ہے کہ اسی وجہ سے دودھ

ہے۔ مگر چونکہ وہ بہت امیر ہے لہذا شادی ہونا مشکل ہے۔ ٹیس اپنے ماضی کی وجہ سے پریشان تھی کیونکہ اسے علم تھا کہ ایلک نے اس کے ساتھ جو کچھ کیا اس کے بعد وہ اینجل سے شادی کے قابل نہ تھی۔

دوسرے دن خبر آئی کہ مکھن سے بدبو آرہی ہے۔ تمام لوگ لہسن کے پودے کی تلاش میں نکل پڑے جس کو کھا کر بھینسیں بدبودار دودھ دے رہی تھیں۔ تلاش کے دوران جب اینجل نے ٹیس کے نزدیک آنے کی کوشش کی تو اس نے کہا کہ میری سہیلیاں مجھ سے زیادہ اچھی ہیں۔ آپ سے محبت کرتی ہیں اور وہاں سے چلی گئی۔

چھٹی کے دن اینجل نے دیکھا کہ ٹیس اور اس کی تینوں سہیلیاں پانی کے کنارے کھڑی ہیں۔ وہ پانی کے دوسری طرف چرچ جانا چاہتی تھی مگر صاف کپڑوں کی وجہ سے پانی میں اترنے کی ہمت نہیں کر رہی تھیں۔ اینجل نے سب کو ایک ایک کر کے اٹھایا اور پانی کے دوسری طرف پہنچا دیا۔ ٹیس کی سب سے آخر میں باری تھی جس نے اینجل کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔ اس کے انکار پر اینجل نے بتایا کہ میں نے آپ کی سہیلیوں کی صرف اس لئے مدد کی تاکہ اس طرح آپ کی قربت حاصل کر سکوں۔ ٹیس کی سب سہیلیاں اینجل کو پسند کرتی تھیں اور انہیں علم تھا کہ اینجل تو صرف ٹیس میں دلچسپی لے رہا ہے۔ مگر وہ اس بات سے ناراض نہ تھیں اور ٹیس کے لیے ہمدردی رکھتی تھیں۔ جبکہ ٹیس اپنے ماضی کی وجہ سے

اینجل کو چاہتے ہوئے بھی فیصلہ کر چکی تھی کہ وہ اینجل سے شادی کے لئے ہاں نہیں کرے گی۔ کبھی وہ سوچتی کہ یہ سب کچھ عارضی ہے اور اینجل جلد کسی امیر لڑکی سے شادی کر لے گا۔

مگر اینجل تو فیصلہ کر چکا تھا کہ شادی ہو گی تو صرف ٹیس سے۔ وہ اس کی سادگی اور حسن سے متاسر ہو چکا تھا۔ وہ ٹیس سے اظہار محبت کرتا مگر جواب آنسوؤں کی صورت میں ملتا۔ وہ پریشان ہوتا کہ محبت کا جواب آخر آنسوں کیوں وہ بھی پریشان ہو جاتا۔ مگر محبت اس پر جادو چلا چکی تھی اور محبت اپنے سمندر میں اسے اتار چکی تھی۔ ایک مرتبہ تو اس نے سوچا کہ وہ ٹیس کی آزادی میں حائل ہو رہا ہے اوراب اسے تنگ نہیں کرے گا۔ وہ چپ چاپ ماحول کی تبدیلی کے لئے اپنے گھر روانہ ہوگیا مگر راستے میں ٹیس کا خیال اور یادیں اس کے ساتھ رہیں۔ گھر کے قریب اسے Miss Mercy Chant مرسی چانٹ نظر آئی۔ یہ وہی لڑکی تھی جس سے اس کے والدین اس کی شادی کرنے کے خواہشمند تھے۔

اینجل کے بھائی اعلی تعلیم حاصل کر چکے تھے اور باپ بھی مذہبی اصول وضوابط پر عمل کرنے والا اعلی شخصیت کا انسان تھا۔ ماں محبت کرنے والی مگر گھر میں اینجل کو اجنبیت محسوس ہو رہی تھی۔ اس کے بھائی اسے کمتر خیال کر رہے تھے۔ ان

اور میرے ساتھ ہر قسم کا کام کر سکتی ہے۔ ماں باپ اگرچہ اچھی جگہ شادی کرنا چاہتے تھے مگر بیٹے کی بات یہ کہہ کر مان گئے کہ انہیں لڑکی سے ملوایا جائے۔ وہ خوش تھا کہ اس کے ماں باپ ٹیس سے شادی کے لیے تیار ہیں۔ ایک طرف تو ٹیس کے حسن کا جادو چل چکا تھا دوسرے اسے یقین تھا کہ ٹیس پڑھی لکھی اور اعلی خاندان کی لڑکیوں سے زیادہ پارسا نیک اور سمجھ دار ہے۔

خوشبوؤں سے بھری وادیوں سے گزرتا ہوا اینجل دوبارہ ڈیری فارم پہنچ گیا۔ وہاں ٹیس اپنے حسن کے ساتھ موجود تھی۔ وہ ٹیس سے پوچھنا چاہتا تھا کہ کیا تم مجھ سے شادی کرو گی۔ مگر بات نہ کر سکا۔ ٹیس بھی اسے دیکھ کر خوش تھی۔ آخر اینجل نے کہہ دیا کہ ٹیس میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں تو وہ سخت پریشان لگ رہی تھی اور اس نے جواب دیا کہ نہیں

میں تم سے شادی نہیں کر سکتی۔ اگرچہ میں تم سے محبت کرتی ہوں میں نے کسی دوسرے سے شادی کا وعدہ بھی نہیں کیا مگر پھر بھی میں شادی نہیں کر سکتی۔ اینجل نے کہا کہ میں پھر آوں گا اور وہاں سے چلا گیا۔ جبکہ ٹیس رو رہی تھی۔ اینجل سمجھ رہا تھا کہ شاید ٹیس اپنی معصومیت اور حیا کی وجہ سے بار بار انکار کر رہی ہے اور جلد ہی اس کی نہ ہاں میں تبدیل ہو جائے گی۔

ٹیس نے بالکل صاف بتا دیا کہ وہ ایک غریب دیہاتی لڑکی ہے اور اس کے قابل نہیں۔ لہٰذا شادی کے لیے اصرار نہ کیا جائے۔ اس نے یہ بات تو کہہ دی مگر جو اس کے دل پر گزری صرف وہی جانتی تھی اور بعد میں بہت زیادہ روتی رہی۔ دل

کی جائیداد کی وجہ سے شادی کر لی۔ مگر بعد میں پتہ چلا کہ وہ عورت تو غریب ہو چکی ہے۔ سب نے کہا کہ عورت کو پہلے بتا دینا چاہیے تھا کہ اس کے پاس دولت ختم ہو چکی ہے۔ ٹیس یہ باتیں سن کر سخت پریشان ہوئی۔

اینجل نے ایک مرتبہ ٹیس سے کہا کہ وہ شادی کے لئے ہاں کہے ورنہ وہ ہمیشہ کے لئے وہاں سے چلا جائے گا۔ ٹیس اور اینجل ایک ساتھ ڈیری فارم کا سامان لینے شہر گئے جہاں ٹیس نے اینجل کو اپنے ماضی کے بارے میں بتانے کی کوشش کی۔ اس نے اپنے خاندان سے ڈربرولز خاندان سے تعلق کے بارے میں تو بتا دیا مگر ایلک اور اس سے وابستہ ماضی کے بارے میں بتانے کی ہمت نہ کر سکی۔ اینجل کے اصرار پر ٹیس نے اس سے پیار کر کے اپنی محبت کا یقین دلایا اور کہا کہ وہ والدہ کو خط لکھ کر اس بارے میں بات کرے گی۔ اس نے ماں کو خط لکھا اور اس سے رائے طلب کی۔ جواب میں ماں نے شادی پر خوشی کا اظہار کیا مگر ساتھ ہی لکھا کہ خبردار اپنے نئے شوہر کو اپنے ماضی کی تلخ باتوں کے متعلق بالکل مت بتانا۔ ماں نے یہ مشورہ کیوں دیا یہ بات تو ٹیس کی سمجھ میں نہ آئی مگر اینجل کی خوشی اس میں ہے کہ اسے ماضی کا علم نہ ہو یہ سوچ کر خاموش ہو گئی۔ اینجل اس کے لئے ایک مکمل انسان تھا عقلمند شریف اور روح کی گہرائی تک اثر رکھنے والا۔ وہ ڈیری فارم پر ایک دوسرے کے ساتھ رہتے اور خوشی محسوس کرتے۔

آخر ٹیس نے اس شرط پر شادی کے لئے ہاں کر دی کہ اسے تمام تر کمزوریوں اور غلطیوں کے ساتھ محبت کی جائے۔ اینجل نے اصل بات کو نہ جانتے ہوئے ہاں کہہ دی۔ ڈیری فارم میں سب لوگوں کو اس بارے میں بتا دیا گیا۔ ٹیس کی سہیلیاں بھی اگرچہ اینجل سے شادی کی خواہشمند تھیں مگر انہوں نے ٹیس کو سچے دل سے مبارکباد دی۔ جبکہ ٹیس نے ان سے کہا کہ وہ سب اس سے زیادہ اینجل سے شادی کی مستحق تھیں۔

دسمبر کی 31 تاریخ شادی کے لیے مقرر ہوئی۔ ٹیس نے پکا ارادہ کرلیا کہ ماں کی نصیحت کے باوجود اینجل کو اپنے ماضی اور ایلک کے ساتھ تعلقات کے بارے میں ضرور بتا دے گی۔ کیونکہ سچی محبت کا یہی تقاضہ تھا۔ مگر سب سے بڑا سوال یہ تھا کہ یہ بھیانک حقیقت کس طرح بتائی جائے۔ ٹیس کی یہ خواہش اس وقت شدید ہوگئی جب ٹران ٹرج Trantridge میں

نے معافی مانگ لی کہ انہیں ضرور غلط فہمی ہوئی ہے۔ ٹیس نے سوچ وبچار کے بعد چار صفحات کا خط اینجل کے لئے لکھا جس میں ماضی کے بارے میں تمام باتیں تحریر تھیں۔ یہ خط اس کے دروازے میں ڈال دیا۔ وہ انتظار کرتی رہی کہ دوسرے دن اینجل کا کیا ردعمل ہوگا۔ مگر اس نے محسوس کرلیا کہ اینجل نے وہ خط کسی وجہ سے نہیں پڑھا۔ وہ وجہ یہ تھی کہ خط اینجل کے کمرے کے قالین کے نیچے چلا گیا اور اس کی نظروں سے اوجھل رہا۔ بعد میں ٹیس نے اسے وہاں سے نکالا اور پھاڑ ڈالا۔

ٹال بوتھیز میں مقررہ دن کو ان دونوں کی شادی ہوگئی جس میں دونوں خاندانوں کا کوئی فرد شریک نہ ہو سکا۔ مگر ڈیری فارم کے تمام ساتھی شریک ہوئے اور مالک بھی خوشیوں میں شامل تھا۔ ٹیس کو اب تک یقین نہیں آیا تھا کہ اینجل جیسا مکمل اور اچھا انسان اس کا ہو چکا ہے۔ اس نے اینجل کو ایک مرتبہ پھر اپنے بارے میں بتانے کی کوشش کی مگر اینجل نے

کہا کہ کہنے سننے کے لئے آگے بہت وقت پڑا ہے اس وقت کچھ نہیں۔ اسے ٹیس بہت پریشان نظر آئی اور وہ کہنے پر مجبور ہو گیا کہ تم تو واقعی بہت پریشان لگ رہی ہو ٹیسی۔

جس گاڑی میں شادی کے بعد وہ لوگ اپنی رہائش پر جا رہے تھے ٹیس اس کو دیکھ کر پریشان ہو گئی۔ اس نے کہا کہ مجھے لگتا ہے کہ میں نے اس گاڑی کو پہلے بھی کہیں دیکھا ہے شاید خواب میں۔ اینجل نے اسے بتایا کہ ڈربرولز خاندان کے کسی فرد نے بہت پہلے اس گاڑی میں بھیانک جرم کیا تھا اور جب یہ ڈربرولز خاندان کے کسی فرد کو نظر آتی ہے تو اس کا مطلب یہ

اینجل کے والدین نے بہت قیمتی زیورات بھجوائے جو کہ اس کی دادی نے دلہن کے لیے رکھے تھے۔

ٹیس سوچ رہی تھی کہ وہ اینجل کی بیوی ہے یا ایلک کی۔ کیا وہ حقیقت میں مسز اینجل کلیئر کہلوانے کے قابل ہے۔ ٹیس اور اینجل ڈیری فارم کو چھوڑ کر اپنے نئے گھر میں جا رہے تھے۔ اسی وقت ٹیس کو اپنی تینوں سہیلیاں پریشان نظر آئیں۔ اینجل کی جدائی کی وجہ سے کمزور اداس اور غمگین۔ ان کی پریشانی میں ٹیس اپنی پریشانیاں بھول گئی۔ وہ دونوں اپنی نئی رہائش پر پہنچ گئے جو پرانے زمانے میں ڈربرولز استعمال کرتے تھے۔ یہاں دو عورتوں کی دہشت زدہ کرنے والی دو سو سال پرانی تصاویر لگی ہوئی تھیں جن کا تعلق بھی ڈربرولز خاندان سے تھا۔

وہ خوفزدہ کر دینے والی تصویروں کی وجہ سے دوسرے کمرے میں شفٹ ہو گئے۔ باہر آندھی آرہی تھی بارش ہو رہی تھی۔ وہ موم بتی کی روشنی میں بیٹھے تھے۔ اینجل خوش تھا مگر ٹیس کو پریشان دیکھ کر پوچھنے پر مجبور ہو گیا کہ کیا اس کی صحت خراب ہے۔ اینجل نے ٹیس سے کہا کہ وہ اپنی خامیوں کا اقرار کرنا چاہتا ہے۔ اگرچہ وہ نیکی اور معصومیت کو پسند کرتا ہے مگر لندن میں رہائش کے دوران ایک عورت سے بہت غلط تعلقات قائم رہے۔ اس نے ٹیس سے پوچھا کہ کیا تم مجھے معاف کر دو گی۔

ٹیس نے اطمینان محسوس کیا کہ اب وہ بھی اینجل کو اپنے ماضی کے بارے میں بتا سکے گی۔ اس نے اینجل کو معاف کر دیا۔ ٹیس نے کہا کہ وہ بھی کچھ بتانا چاہتی ہے ایک شخص نے مجھ سے زبردستی کی۔ ٹیس کے یہ الفاظ سن کر اینجل کا رویہ بالکل بدل چکا تھا۔ وہ محسوس کر رہا تھا کہ جس پاکیزہ اور معصوم ٹیس کو وہ جانتا تھا وہ اس کے سامنے نہیں بلکہ کوئی دوسری عورت موجود ہے۔ اس نے کہا کہ تم وہ نہیں جس سے میں نے محبت کی۔ ٹیس نے کہا کہ میں تم سے محبت کرتی ہوں تم مجھے قتل کر سکتے ہو یا پھر نوکر بنا کر رکھ سکتے ہو۔ مگر اینجل کا جواب تھا کہ یہ سب چیزیں تمہاری پاکیزگی اور معصومیت تو واپس نہیں لا سکتیں۔

اگلے کئی روز ٹیس اور اینجل کوئی حل نہ نکال سکے کیونکہ اینجل اپنے آپ کو سنبھال نہ سکا تھا اور اس کو پرانی ٹیس تسلیم کرنے سے انکار کر رہا تھا۔ طلاق ممکن نہ تھی چنانچہ ان دونوں نے علیحدہ رہنے کا فیصلہ کیا۔ ٹیس حیران تھی کہ اگرچہ ان دونوں کا ماضی ایک جیسا تھا مگر اس نے تو اینجل کو معاف کر دیا مگر وہ اس سے کتنا برا سلوک کر رہا ہے اور معاف کرنے کو تیار نہیں ہے۔

اینجل کو ذہنی تناؤ کے دوران نیند میں چلنے کی عادت تھی۔ ایک روز رات کو وہ اسی حالت میں ٹیس کے کمرے میں آیا۔ وہ نیند کی حالت میں چل رہا تھا اور ٹیس کو مرا ہوا خیال کر رہا تھا۔ اس نے ٹیس کو بازوؤں میں اٹھایا اور گھر سے باہر احتیاط سے لے گیا۔ دور جا کر اسے اس طرح لٹا دیا جیسے دفن کر دیا ہو۔ ٹیس یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی اور چاہتی بھی تھی کہ اگر

اسے سونے کی حالت میں ہی اٹھا کر گھر لے آئی مگر اینجل کو صبح ہونے پر رات کی کوئی بات یاد نہ تھی۔ دونوں نے جدا ہونے کا فیصلہ کر لیا۔ اینجل نے ٹیس کو کافی رقم دی اور کہا کہ کسی چیز کی ضرورت ہو تو اس کے خاندان کے توسط سے اسے خط لکھ دے۔ ان دونوں کے حالات کا کسی کو علم نہ تھا۔

ٹیس واپس اپنے گھر آ گئی۔ ماں نے اس کے حالات پر افسوس کا اظہار کیا اور غصہ بھی کہ ٹیس نے اپنے شوہر کو اپنے ماضی کے بارے میں کیوں بتایا۔ باپ بھی سخت پریشان تھا کہ شادی صرف تین دن بعد کیسے ختم ہو سکتی ہے۔

ٹیس نے اینجل سے ملی ہوئی رقم کا آدھا حصہ پچیس پاؤنڈ ماں کے حوالے کیا اور چند دن وہاں رہنے کے بعد کسی اور جگہ نوکری کا سوچ لیا۔ اسے اینجل کا خط ملا جس میں اس نے لکھا کہ وہ فارم بنانے کی تیاری کر رہا ہے۔ اس نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ وہ فارم برازیل میں بنائے گا۔ برازیل جانے سے پہلے وہ واپس اس مکان میں آیا جہاں ٹیس کے ساتھ اس نے چند دن بسر کیے تھے۔ ٹیس کی سہیلی Izz بھی ٹیس سے ملنے وہاں پر آئی تھی۔ اینجل نے اس سے پوچھا کہ کیا وہ اس کے ساتھ برازیل چلے گی۔ اس نے جواب دیا کہ ہاں میں تم سے محبت کرتی ہوں اور تمہارے ساتھ برازیل بھی چلوں گی مگر میں تم سے ٹیس سے زیادہ محبت نہیں کر سکتی۔ کیونکہ وہ تمہارے لئے اپنی جان بھی دے سکتی ہے۔ یہ سن کر اینجل کے

دل میں ٹیس کے لئے ہمدردی پیدا ہوئی اور وہ Izz کے بغیر ہی برازیل روانہ ہو گیا۔ اس نے ٹیس کو مزید تیس ڈالر کی رقم بھی بھیجی۔ ٹیس نے کچھ رقم اپنی ماں کو بھجوا دی اور کچھ اپنی بے روزگاری کے دنوں میں خرچ کی اور پھر میرین کے ساتھ ایک دوسرے فارم پر نوکری شروع کر دی۔

اس فارم کے حالات اچھے نہیں تھے۔ کام بہت دشوار اور سخت تھا مگر ٹیس کے پاس کوئی دوسرا راستہ موجود نہ تھا۔ اینجل سے وہ مدد مانگنے اور اپنے خراب حالات بتانے کے لیے تیار نہیں تھی۔ جس کی وجہ اس کی عزت نفس اور خودداری تھی۔ دوسری طرف اینجل برازیل پہنچ تو گیا مگر وہاں پر حالات اور موسم بے حد خراب تھے۔ اینجل کو ٹیس کی بھی ذہنی پریشانی تھی۔ ان حالات میں اسے سخت بخار نے اپنی گرفت میں لے لیا اور اب وہ غیر ملک میں اجنبی لوگوں کے درمیان بستر پر بے ہوش پڑا تھا۔

جب ٹیس نوکری کی تلاش میں اپنی سہیلی کے پاس جا رہی تھی تو اس کی ملاقات اسی آدمی سے ہوئی جس نے بہت عرصہ پہلے خریداری کے دوران اس کے لئے غلط جملے ادا کیے تھے اور جسے اینجل نے غصے میں مارا تھا۔ ٹیس اس آدمی سے ڈر کر بھاگی۔ رات ہو رہی تھی اس آدمی سے بچنے کے لیے ٹیس زمین پر لیٹ گئی۔ اس وقت اس کی سوچ یہ تھی کہ کاش وہ

کچھ زخمی حالت میں زندہ تھے اور تکلیف سے تڑپ رہے تھے۔ ٹیس نے ان کی تکلیف محسوس کی اور انہیں مار دیا کہ وہ اذیت سے بچ سکیں۔ مگر ٹیس کی یہ خواہش پوری کرنے والا کوئی نہ تھا کہ کاش اسے بھی کوئی اسی طرح مار کر تکلیف اور اذیت سے جان چھڑا دے۔ جب ٹیس نے دوبارہ سفر شروع کیا تو لوگوں نے اچھے کپڑوں کی وجہ سے اس کی طرف توجہ دینی شروع کی۔ جس پر اس نے اپنے آپ کو چادر میں لپیٹ لیا۔ وہ کہہ رہی تھی کہ کاش حالات ایسے نہ ہوتے اور اینجل اس کے نزدیک ہوتا۔ آنسو اس کی آنکھ سے رواں تھے۔ وہ اپنے نئے فارم Flintcomb-Ash فلنٹ کمب ایش پہنچ گئی مگر اس کی سہیلی میرین ٹیس کی خراب حالت دیکھ کر پریشان ہو گئی۔ جو ٹیس نے لوگوں کی توجہ ہٹانے کے لیے خود بنایا

ہوا تھا۔ اس فارم کا کام بہت سخت تھا اور موسم بھی خراب۔ لوگ پریشان تھے۔ صبح سے شام تک خاموشی اور بے دلی سے محنت مشقت کرتے اور رات کو بوسیدہ مکانوں میں جا کر سو جاتے۔ یہاں کوئی ہریالی نہیں تھی اور زمین بنجر۔ ٹیس کو پچھلے فارم کی خوبصورت یادیں کام اور موسم یاد آتا۔ یہاں برف باری کے دوران بھی انہیں کام کرنا پڑتا۔ اس کی پریشانی میں اس وقت اضافہ ہوگیا جب وہی شخص جس کے غلط الفاظ ادا کرنے کی وجہ سے اینجل نے لڑائی کی تھی اور جس سے ڈر کر ٹیس نے رات کھلے آسمان کے نیچے بسر کی تھی وہاں آ گیا۔ وہ فارم کے مالک کا بیٹا تھا اور اب اس کی خواہش تھی کے ٹیس کو جسمانی اور دماغی دونوں طرح سے تکالیف پہنچائے۔ ٹیس سے زیادہ سے زیادہ کام کروائے اور آرام کا موقع نہ دے۔ وہاں ٹیس کو معلوم ہوا کہ اینجل نے برازیل جاتے ہوئے اس کی سہیلی کو ساتھ لے جانے کی دعوت دی تھی مگر پھر اکیلا ہی چلا گیا۔ ٹیس نے سوچا کہ زندگی اس طرح تو نہیں گزر سکتی۔ وہ اینجل کو خط لکھنے بیٹھی مگر اسے پھاڑ دیا اور بالآخر فیصلہ کیا کہ وہ اینجل کے والدین سے ملاقات کرے گی۔

راستے کی خوبصورتی سے بے پرواہ اپنی پریشان سوچوں کے ساتھ جب وہ اینجل کے والدین کے گھر کے قریب پہنچی تو اس

جوتے جو کہ اینجل نے اسے دیے تھے پہن لیے۔ ہمت کر کے اس نے دروازے پر لگی گھنٹی بجائی مگر کوئی باہر نہ آیا۔ مایوس ہو کر اس نے واپسی کا ارادہ کیا مگر جلد ہی اسے ٹیس کے بھائی نظر آ گئے جو چرچ میں عبادت کر کے واپس آ رہے تھے۔ انہوں نے مرسی چانٹ کو دیکھا اور کہا کہ دیکھو اتنی اچھی لڑکی چھوڑ کر اینجل نے کس جگہ شادی کی۔ اسکی تو ہر بات ہی عجیب ہوتی ہے۔ ان کی نظر ان خراب جوتوں پر پڑی جو ٹیس نے چھپائے تھے وہ ان کو پھینکنا چاہتے تھے مگر مرسی چانٹ نے کہا کہ وہ ان جوتوں کو کسی غریب کو دے دے گی تاکہ اس کی مدد ہو سکے۔

ٹیس نے یہ بات سنی اور روتے ہوئے وہاں سے واپس چلی گئی۔

اسے دکھ تھا کہ اینجل کے دیے گئے جوتے طویل سفر سے خراب ہو جائیں گے۔ اسے یہ بھی افسوس تھا کہ بھائیوں کے بجائے اینجل کا والد مل جاتا تو شائد وہ ان سے بات کر لیتی۔ تھکی ہاری ٹیس جو میلوں کا سفر کر کے یہاں تک پہنچی تھی اب واپس جا رہی تھی اور اسے دوبارہ طویل راستہ پیدل طے کرنا تھا۔

راستے میں اسے ایک شخص تبلیغ کرتا سنائی دیا جسے بہت سے لوگ سن رہے تھے۔ ٹیس اس آواز کو پہچانتی تھی مگر اپنا شک دور کرنے کے لیے اس شخص کی طرف دیکھا۔ وہ ایلک ڈربرولز ہی تھا جو لوگوں کو نیکی کا درس دے رہا تھا۔ ٹیس کی ہر پریشانی کی بنیاد یہی شخص تھا مگر اب وہ مکمل مختلف انسان نظر آرہا تھا اور شیطان کے بجائے نیک لگ رہا تھا۔ اس نے ٹیس کو دیکھا تو چہرے کا رنگ تبدیل ہو گیا۔ ٹیس وہاں سے تیز قدموں کے ساتھ روانہ ہوگئی مگر ایلک نے اسے راستے ہی میں روک لیا اور کہا کہ اینجل کے والد نے اسے سیدھا راستہ دکھایا اور ماں کے مرنے کا بھی اس کے دل پر بہت اثر ہوا اور آب میں تمہارے سامنے ہوں۔ تو تم مجھ سے انتقام لو تاکہ میرے گناہ کم ہو سکیں۔ اسے بچے کے بارے میں علم ہوا تو وہ

کرتا ہوں۔ ٹیس نے اسے پاگل خیال کیا مگر قسم کھائی۔ ایلک نے اس کے لئے دعا کی اور وہاں سے چلا گیا۔ راستے میں ٹیس کو ایک شخص نے بتایا کہ وہ پتھر نیکی کا نشان نہیں بلکہ ایک برا انسان وہاں دفن کیا گیا تھا جس نے اپنی روح شیطان کو بیچ دی تھی اور سنا گیا ہے کہ یہ پتھر حرکت بھی کرتا ہے۔ ٹیس یہ سن کر بہت پریشان ہوئی اور جب وہ فارم پر پہنچی تو کانپ رہی تھی۔

دوسرے دن ایلک فارم پر موجود تھا جس کی خواہش تھی کہ ٹیس اس سے شادی کر لے تاکہ اس کی غلطیوں کی تلافی ہو سکے اور وہ دونوں مل کر نیکی کے کام کر سکیں۔ ٹیس نے اس شیطان نما انسان کے لیے سخت نفرت محسوس کی اور اسے کہا کہ میں نا صرف کسی اور سے محبت کرتی ہوں بلکہ اس سے شادی بھی کر چکی ہوں۔ اگرچہ یہ بات یہاں کسی کو معلوم نہیں ہے۔ ایلک نے کہا میں تم سے محبت کرتا ہوں اور وہاں سے چلا گیا۔ فارم کا مالک بھی وہاں آگیا اور اس نے ٹیس سے کہا کہ

صرف کام کرو اور لوگوں سے باتیں کرنے سے پرہیز کرو۔ ایک لمحے کو ٹیس کو اسکا وہاں آنا اور اس کے برے الفاظ ایلمک کے محبت بھرے الفاظوں سے زیادہ اچھے لگے۔ مگر دوسرے ہی لمحے وہ سوچ رہی تھی کہ اینجل نے اسے تکلیفوں کے سوا کیا دیا۔ ایلمک سے شادی کر کے وہ دنیا کی تکالیف سے نجات حاصل کر سکتی ہے مگر اس نے یہ خیال فوری طور پر رد کر دیا۔

ایلمک ٹیس کے لئے بار بار وہاں آنے لگا اور ہر بار شادی کی خواہش ظاہر کرتا۔ مگر ہر بار ٹیس اس سے ملنے سے گریز کرتی۔ ایلمک کا کہنا تھا کہ اس کی غلطی کی تلافی ٹیس کے ساتھ شادی سے ہی ممکن ہے۔ اس نے ٹیس سے کہا کہ جب سے میں نے تمہیں دیکھا میں مذہب سے دور ہو گیا ہوں تبلیغ چھوڑ چکا ہوں اور اب تم اور تمہارے خاندان کی مدد کرنا چاہتا ہوں۔ میرے پاس بہت بڑی رقم ہے جو اس کے کام آئے گی۔ ٹیس کے پاؤں اس کی باتیں سن کر ڈگمگا رہے تھے۔ اس نے بہت سوچا اور پھر اینجل کو خط لکھا کہ میں سخت خطرے میں ہوں اگر تم نہ آئے تو کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔ تم نے جو کچھ میرے ساتھ کیا اور جو سزا مجھے ملی میں اس کی حقدار تھی مگر اب میں بہت اکیلی اور تنہا ہوں۔

جب تم مجھے ملے تو میرا ماضی مجھ سے بہت دور ہو چکا تھا اور میرے دل و دماغ پر صرف اور صرف تم تھے۔ اینجل اس سے پہلے کہ بہت دیر ہو جائے میرے پاس آ جاؤ۔

مرتے ہوئے دیکھا اور اب وہ جان چکا تھا کہ واپس جانے میں ہی عافیت ہے۔ اب اس کی سوچ بہت تبدیل ہو چکی تھی یعنی اصل چیز یہ نہیں کہ ایک انسان کیا کرتا ہے بلکہ اصل میں یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ انسان کیا کرنا چاہتا تھا۔ ٹیس کے ساتھ جو کچھ ہوا اس کی اس نے کبھی خواہش تو نہ کی تھی۔ لہذا میں نے ٹیس کے ساتھ برائی کی کہ اسے اکیلا چھوڑ کر برازیل چلا آیا مگر ٹیس کا کوئی خط اسے کیوں نہ ملا۔ اس نے یہ نہ سوچا کہ ٹیس کو اسی نے منع کیا تھا کہ اسے خط نہ لکھے۔ اینجل کی اس سوچ کو اس کے ایک ساتھی نے مزید پختہ کیا جو اس سے زیادہ بڑا اور تجربہ کار انسان تھا۔ جس نے کہا کہ تم نے ٹیس کے ساتھ بہت برا کیا ہے۔ چند روز بیمار رہنے کے بعد اس اجنبی دوست کا انتقال ہو گیا۔ اینجل نے اسے دفنانے کے بعد اپنے

ملک کی جانب سفر جاری رکھا۔ البتہ اس اجنبی کے الفاظ اس کے ساتھ تھے اور اب وہ ٹیس سے جلد از جلد ملنے کا خواہش مند تھا۔ دوسری طرف ٹیس کو علم تھا کہ اینجل نے اسے جس لیے چھوڑا وہ وجہ تو اب بھی اسی طرح موجود تھی اور ٹیس کو کوئی امید نہ تھی کہ اینجل اس کے پاس واپس آئے گا۔ ان حالات کے دوران اس کی چھوٹی بہن لائزا لو Liza-Lu اس سے ملنے آئی اور گھر کے خراب حالات کا بتایا۔ ماں باپ دونوں کی حالت بہت خراب تھی اور آمدنی کا بالکل خاتمہ ہو چکا تھا۔ ٹیس نے ماں کی خراب صحت اور گھر کے برے حالات کا سن کر فوری طور پر گھر جانے کا فیصلہ کیا۔ اس کی بہن تھکن کی وجہ سے اس کے بستر پر سوگئی اور ٹیس رات کے اندھیرے میں گھر کی جانب جا رہی تھی۔ اب وہ رات کی تاریکی سے بالکل خوف زدہ نہ تھی۔ گھر کے قریب پہنچتے ہوئے اسے راستے کی ہر چیز نے ماضی کی یاد دلاتی۔

گھر میں ماں کی حالت سخت خراب تھی۔ ٹیس نے ارادہ کر لیا کہ گھر کے حالات بہتر بنانے کے لیے سخت محنت کرے گی۔ صبح ہوئی تو ماں باپ اور بہن بھائی اس سے مل کر بہت خوش ہوئے۔ ماں کی حالت ٹیس کی دیکھ بھال سے بہتر ہوگئی۔ ٹیس نے کھیتوں میں سخت محنت سے کام کرنا شروع کر دیا اور رات دن محنت کی۔ ایک روز ایلک بھی وہاں موجود تھا جس نے کہا کہ وہ بھی ٹیس کے ساتھ کھیتوں میں کام کرے گا کیونکہ وہ اس کی بری حالت کا ذمہ دار ہے اور اب ٹیس اور اس کے گھر والوں کو ہر طرح کی مدد فراہم کرے گا۔

ٹیس کے باپ کے مرنے کی خبر آگئی۔ گھر کسی اور کی ملکیت تھا اور اب انھیں وہ گھر بھی چھوڑنا پڑے گا۔ گاؤں کے لوگ اس کے خاندان کو اچھی نظر سے نہ دیکھتے تھے چنانچہ اب گاؤں چھوڑنا لازمی تھا۔ ٹیس نے دوبارہ خیال کیا کہ سب لوگوں پر مصیبتیں اس کی وجہ سے ہی آتی ہیں۔

ایلک ایک بار پھر وہاں موجود تھا اس نے تجویز پیش کی کہ وہ اور اس کے گھر والے سب اس کے گھر چلیں اور ہمیشہ وہاں

مزدور اس کے علاقے میں مزدوری کی خاطر آرہے تھے۔ محلے داروں نے سامان بندھوانے میں ان کی مدد کی مگر انہیں کوئی ہمدردی یا افسوس نہ تھا۔ ٹیس سے اسکی دونوں سہیلیاں بھی ملیں جو نوکری چھوڑ چکی تھیں۔ ٹیس اپنے خاندان کے ساتھ مقررہ جگہ پر پہنچی تو معلوم ہوا کہ مکان کسی دوسرے کو کرائے پر دیا جا چکا ہے۔ ٹیس نے پریشانی کی حالت میں چرچ کے قریب سامان اتروا دیا اور رہنے کے لیے دوسری جگہ تلاش کی مگر کوئی جگہ نہ مل سکی۔ اب چرچ کے قبرستان میں ان لوگوں کو رہنا تھا جہاں ان لوگوں کے آباواجداد کی قبریں موجود تھیں۔ ماں ابراہم کے ساتھ کھانا لینے گئی تو ایلک سے ملاقات ہوگئی۔ وہ ادب سے ملا اور کہا کہ میں ٹیس سے شادی کا خواہشمند ہوں اور آپ کے لئے رہائش کا بھی انتظام کیا جا چکا ہے۔ ماں نے خوشی محسوس کی کہ ٹیس کی زندگی بھی بن جائے گی اور رہائش کا انتظام بھی ہو جائے گا۔

دوسری طرف ٹیس جب قبرستان میں گھوم رہی تھی تو ایلک اس سے ملا اور کہا کہ تمہارے رشتے دار قبروں میں ہیں اور کیا تمہاری مدد کر سکتے ہیں۔

نہیں

اگرچہ میں اصل ڈربرولز تو نہیں مگر تمہاری مدد کروں گا کیونکہ میں پہلے بھی تمہارا تھا اور اب بھی ہوں۔ تمہارے شوہر نے تو تمہارا کبھی خیال نہیں کیا۔ اس کی سہیلیاں بھی ٹیس کی حالت دیکھ کر پریشان ہوئیں۔ انہوں نے اینجل کو خط لکھا کہ اپنی محبت کرنے والی بیوی کے حال پر رحم کرو۔

یہ پڑھ کر اینجل معاملے کی سنگینی کو سمجھ چکا تھا اور بہت پریشان تھا۔ ماں باپ نے اسے سمجھانے کی کوشش کی مگر وہ ٹیس سے جلد از جلد ملنا چاہتا تھا۔ اس نے ٹیس کی ماں کو خط لکھا جس کا جواب آیا کہ ہم پرانا گھر چھوڑ چکے ہیں اور اپنا نیا پتہ نہیں دینا چاہتے۔

ٹیس کی سہیلی کا خط بھی اسے ملا جس سے اس کی تشویش میں بے حد اضافہ ہوگیا۔ اس نے ٹیس کے لکھے ہوئے خط پڑھے اور مزید انتظار کیے بغیر ٹیس کی تلاش میں روانہ ہوگیا۔ Flintcomb-Ash فلنٹ کمب ایش میں اسے معلوم ہوا کہ ٹیس نے وہاں کسی کو نہیں بتایا کہ وہ شادی شدہ ہے۔ اسے احساس ہوگیا کہ ٹیس نے وہاں کتنی تکلیف میں زندگی گزاری۔ وہ مارلٹ گیا وہاں ٹیس کے گھر پر دوسرے لوگ رہائش پذیر تھے مگر اینجل کو وہاں کی ہر چیز دیکھ کر ٹیس کی یاد آرہی تھی۔ قبرستان میں اسے ٹیس کے باپ کی قبر نظر آئی جس میں اسے ڈربرولز خاندان کا فرد بتایا گیا تھا۔ گورکن نے اسے بتایا کہ اس آدمی کی خواہش تھی کہ اسے اپنے اعلیٰ خاندان کے لوگوں کے پاس دفن کیا جائے مگر رقم نہ ہونے کی وجہ سے یہ ممکن نہ ہوسکا۔ اینجل نے اسے کچھ رقم دی کیونکہ ٹیس کے خاندان نے اسے قبر کے کتبے کے پیسے اب تک ادا نہیں کیے تھے۔ Shaston میں اس کی ملاقات ٹیس کی ماں سے ہوئی۔ کافی اصرار کے بعد وہ یہ بات بتانے پر تیار ہوگئی کہ ٹیس سینڈ بورن Sandbourne میں رہتی ہے۔ اگلی ٹرین نے اسے وہاں پہنچا دیا۔ ٹیس جیسی سیدھی سادی گاؤں کی غریب لڑکی کا اس فیشن ایبل جدید اور امیروں کے علاقے میں رہنا اینجل کو عجیب لگا۔ ڈاکخانے سے اسے ڈربرولز خاندان کا ایڈریس مل گیا۔ ٹیس کے عالیشان گھر میں وہ جلد ہی پہنچ گیا مگر اس وقت وہ پہلے سے بھی زیادہ پریشان اور کمزور نظر آرہا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کیا ٹیس یہاں ملازم ہے۔

تھوڑی ہی دیر بعد ٹیس بہترین کپڑوں میں ملبوس اس کے سامنے موجود تھی۔ اس نے ٹیس سے معافی مانگی۔ اب بہت دیر ہو چکی ہے ٹیس نے جواب دیا۔ میں نے خیال کیا کہ تم اب کبھی نہیں آؤ گے۔ میرے خاندان کے حالات بہت خراب تھے۔ ایلک نے بھی مجھے یقین دلایا کہ تم اب کبھی نہیں آؤ گے۔

بھی پراسرار تھا۔ اس نے ٹیس کو کمرے میں ایلک سے کہتے ہوئے سنا کہ تم نے پہلے جھوٹ بول کر میری زندگی برباد کرڈالی پھر دوبارہ جھوٹ بولا کہ میرا شوہر اب کبھی نہیں آئے گا اور دوسری بار زندگی برباد کی۔ وہ لوٹ آیا اور مرنے

کے قریب ہے۔ اگر وہ مر گیا تو اس کی ذمہ دار میں ہوں گی۔ اب وہ مجھ سے نفرت کرتا ہے جبکہ میں نے اسے دوسری مرتبہ صرف تمہاری وجہ سے کھو دیا۔

ایلک نے جواب دیا کہ وہ ایسی گفتگو سننے کا عادی نہیں ہے۔ کچھ دیر بعد ٹیس باہر چلی گئی اور مسز بروکس نے کمرے سے خون کی لکیر باہر نکلتے دیکھی۔ وہ باہر سے ایک شخص کو مدد کے لیے لائی اور دیکھا کہ چاقو ایلک کے سینے میں پیوست ہے۔ وہ جان چکی تھی کہ ٹیس نے ہی اپنے شوہر کو قتل کیا ہے۔

اینجل سڑکوں پر گھوم رہا تھا زندگی کا مقصد ختم ہو چکا تھا۔ اب نہ وہ کسی سے محبت کرتا تھا اور نہ کوئی اس سے۔ اسی وقت اسے ٹیس نظر آئی جس نے اسے بتایا کہ اس نے ایلک کو قتل کر دیا ہے۔ پہلے تو اینجل نے خیال کیا کہ ٹیس پاگل ہو چکی ہے۔ ٹیس نے کہا کہ اب ہم دونوں ایک ہیں اور ہمارے درمیان کوئی نہیں۔ دونوں نے محبت کا اقرار کیا اور اب ان دونوں کوئی شکایت باقی نہ تھی۔ اینجل نے کہا ہم جائیں گے کہاں۔

جہاں مرضی لے جاؤ میں تمہارے ساتھ تمام زندگی چلنے کے لیے تیار ہوں ٹیس نے جواب دیا۔

بہت دیر تک چلنے کے بعد انہیں ایک خالی گھر نظر آیا۔ تازہ ہوا کے گزرنے کے لیے ایک کھڑکی کھلی رکھی گئی تھی جس سے

مون منایا۔ زندگی کی یہ پہلی خوشی تھی جو انہوں نے دیکھی تھی۔ اینجل نے کہا کہ اب ہمیں یہاں سے جانا ہوگا۔

ٹیس نے کہا یہاں محبت ہے اور باہر نفرت اور سزا۔

اگلے روز صبح سویرے مکان کی مالکن وہاں آ گئی اور دونوں کو سوتے ہوئے دیکھ لیا۔ ٹیس اور اینجل کو اس کے آنے کی خبر ہو گئی اور دونوں وہاں سے بھاگ گئے۔ یہی وہ مقام تھا جہاں انہیں محبت ملی انہوں نے سفر شروع کیا اور دن رات چلتے رہے۔ ایک جگہ انہیں رات کے اندھیرے میں بہت سے بلند پتھر نظر آئے۔ ان پتھروں سے جب ہوا گزرتی تو عجیب آواز پیدا کرتی۔ یہ خدا کو نہ ماننے والوں کی عبادت گاہ تھی مگر بے حد پرانی۔ ٹیس بہت تھکی ہوئی تھی چنانچہ وہ انہی

پتھروں میں سے ایک پر لیٹ گئی۔ اینجل نے کہا کہ یہ خطرے کی جگہ ہے اور ہم میلوں دور سے دیکھے جاسکتے ہیں۔ مگر ٹیس کے اصرار پر اسے وہیں سونے کی اجازت دے دی۔ اسے پیار کیا اور اپنا کوٹ اس پر ڈال دیا۔ ٹیس خوش تھی کہ اوپر کھلا آسمان تھا اور نیچے صرف وہ دو محبت کرنے والے۔ ٹیس نے اینجل سے کہا کہ اگر اسے کچھ ہو جائے تو وعدہ کرو گے میری چھوٹی بہن لائزا لو سے شادی کر لو گے۔ وہ ویسی ہی ہے جیسے تم نے مجھ میں خواہش کی۔ پاکیزہ اور معصوم اور میں مرنے کے بعد بھی خیال کروں گی کہ تمہارے ساتھ موجود ہوں۔ اس نے پوچھا اینجل کیا اس جگہ لوگ خدا کے لیے قربانی دیتے تھے۔ اینجل نے جواب دیا قربانی تو ضرور دیتے تھے مگر خدا کے لیے نہیں بلکہ سورج کو خدا مانتے اور اسی کے لیے قربانی بھی دیتے۔

ٹیس نے کہا کہ میں مرنے کے بعد بھی تمہارے ساتھ رہنا چاہتی ہوں۔ وہ سو گئی صبح اینجل نے دیکھ لیا کہ لوگ ٹیس کو گرفتار کرنے آ گئے ہیں۔ وہ سوچنے لگا کاش وہ ٹیس کو یہاں سونے نہ دیتا اور دور بہت آگے نکل جاتا۔ جب بھاگنے کے لئے کوئی راستہ نظر نہ آیا تو اینجل نے ان لوگوں سے درخواست کی کہ ٹیس کو نیند پوری کرنے دو۔ کچھ دیر بعد سورج کی گرمی

میئر آف کاسٹربرج

ٹامس ہارڈی

سید عرفان علی

ٹامس ہارڈی

کی تمام شاہکار کتب

آڈیو اور ٹیکسٹ

سید عرفان علی

ٹیس آف دی ڈر برولز